

اگر تڑہی کی آواز صاف نہ ہو

A TRUMPET GIVES

AN UNCERTAIN SOUND

آپ کا بہت بہت شکریہ، بھائی ڈیموس۔ آج رات اس بر فیلے شہر میں، کرسچن اسمبلی میں آنا ایک بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اور کچھ دیر پہلے، میں نے گھر پر کال کی، اور وہاں اُپر شمال میں، یہاں کے مقابلے میں، تقریباً بیس ڈگری گرم درجہ حرارت ہے۔ مجھے وہ اپنے ساتھ لیکر آنا چاہیے تھا۔ میں جلدی کروں گا اور فوراً، دوبارہ واپس چلا جاؤں گا۔ تمام پودے جم رہے ہیں۔ کرسچن، آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ یہ ایک..... [بھائی کہتا ہے، ”یہاں ٹھنڈ ہے۔“۔ ایڈیٹر۔] یقیناً ایسا ہے۔

(2) اور پس آج رات، اس بہترین پاسٹر سے ملاقات کر کے، اور آپ لوگوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ میں تھوڑی دیر پہلے ہی، یہاں آیا ہوں۔ میں ٹیوسان سے آیا ہوں، وہاں مجھے آج جانا تھا۔ کل رات سفر کر کے، تقریباً آج صبح اڑھائی بجے، وہاں ٹیوسان پہنچا تھا۔ اور پھر پورا دن وہاں پر ہی، گزارا تھا۔ اور کچھ دیر پہلے ہی نکلا..... خیر، میں یہاں پہنچ گیا، میرا خیال ہے کہ، یہاں آئے ہوئے، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوا ہے، کچھ اسی طرح ہے۔ اور پس میں بہت زیادہ سونہیں پایا۔ مگر میں یہاں سونے کی کوشش نہیں کروں گا۔ لیکن ہم۔ ہم یہاں آکر بہت خوش ہیں۔

(3) یہ چھوٹا لڑکا، یہاں ان مائیکروفونز کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ میں پیچھے بیٹھ گیا، اور..... یہ بچوں کی ایک چھوٹی نشست تھی۔ چھوٹا لڑکا آیا، اور مجھے بڑے انوکھے انداز سے دیکھا۔ میں نے کہا، ”ہم تمام بچے ایک ساتھ بیٹھ سکتے ہیں، کیا ہم نہیں بیٹھ سکتے ہیں؟“ اب، یقیناً، میں ان چھوٹے ساتھیوں سے محبت کرتا ہوں۔

(4) اور یہ، اوہ، آج رات یہاں آنا واقعی اچھا ہے، اور خاص کر لوگوں کی اس جماعت میں آنا جو

یہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ بھائی ولیمز نے اور بھائی روز نے، آپ کو تمام باتوں کے متعلق، اور آنے والی کنونشن کے بارے میں بتا دیا ہوگا۔ میرا خیال ہے آپ کو بہتر معلوم ہے۔ ٹھیک وہاں، رامادہ میں، بزنس مین کنونشن ہے۔ اور ہم وہاں ایک عظیم وقت کی توقع کر رہے ہیں۔ بھائی ولیمز گارڈنر، ایک عظیم، جوشیلے مناد ہیں؛ اور باقی خادین بھی ہونگے، اورل رابرٹس اور باقی بھی کئی اور، وہاں ہونگے۔ اور ہم خُداوند میں ایک عظیم وقت کی توقع کر رہے ہیں۔

(5) پس میں اُمید کرتا ہوں، انہی اوقات کے دوران، ہماری وہاں ایک شفافِ عبادت ہو۔ اوہ۔ ہو۔ میں چاہوں گا کہ اورل رابرٹس، اور ہم سب وہاں اکٹھے ہوں۔ جی ہاں، جناب۔ کیا یہ بہترین نہیں ہوگا؟ کیا یہ۔ یہ ایک کامیابی نہیں ہوگی، کیا نہیں ہوگی؟ وہاں رامادا میں، ایک شفافِ عبادت ہو، یہ بہت ہی کمال بات ہوگی۔ ہم..... پس آپ کو معلوم ہے، ہم یہ کر سکتے ہیں۔ خُداوند ہمیں شفافِ عبادت کیلئے، وہ جگہ مہیا کر سکتا ہے۔ پس ہم کریں گے..... اب چکر لگا رہے ہیں، اور چرچ تا چرچ جارہے ہیں، کوشش کر رہے ہیں کہ اچھے تعاون کو فروغ دیں، اور ایک دوسرے سے منسلک ہوں، اور تمام مختلف چرچ سے رفاقت کریں۔ اسی بات پر ہم ایمان رکھتے ہیں، کہ مسیح میں، ہم ایک ہیں۔

(6) میں کسی روز ایک ڈاکٹر سے گفتگو کر رہا تھا۔ میں بیرون ملک جانے کی تیاری کر رہا ہوں، اور اسکے لئے آپ کو ایک جسمانی معائنہ درکار ہوتا ہے۔ پس میں معائنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ اور اُس نے مجھے اُن میں سے ایک ویو کے نیچے لٹایا..... مجھ..... مجھ سے مت پوچھیں یہ کیا ہے۔ مگر اُس نے ایک عجیب چیز پائی۔ اور وہ واپس آیا اور اُس بات کو سمجھ نہیں پا رہا تھا، اور اُس نے ڈاکٹروں کی کونسل بلالی، اور پس وہ اُسے سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اُس نے کہا، ”میں نے ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔“ اور پس اُس نے مجھے اُس کی تصویر دکھائی، کہ کیسے جہاں عام طور پر شعور ہوتا ہے، وہاں آپ کی نیم شعوری ہے، اور جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت دُور دُور ہوتے ہیں۔ مگر اُس نے غور کیا کہ میرے دونوں ہی اکٹھے ایک ساتھ ہیں۔ اُس نے کہا، ”آپ واقعی ایک انوکھے شخص ہیں۔“

میں نے کہا، ”میں ہمیشہ سے یہ بات جانتا ہوں۔ ہر کوئی کہتا ہے۔“

(7) کہا، ”ہم نے پہلے کبھی ایسا نہیں دیکھا۔“ اُس نے مجھے اُسکے متعلق بتانا شروع کر دیا۔

(8) میں نے کہا، ”خیر،“ میں نے کہا، ”آپ جانتے ہیں، میرا خیال ہے وہ بھلا خداوند ہے، جب وہ ہمیں بناتا ہے، تو وہ ہمیں تھوڑا مختلف بناتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کی طرح نظر نہیں آتے ہیں، اور پس بعض اوقات ہم ایک دوسرے کی مانند عمل بھی نہیں کرتے ہیں۔ لیکن۔ لیکن وہ اسے اپنے لئے بناتا ہے..... اُس کا بنانا کا اپنا طریقہ ہے۔ ہم بس اُس کی بڑی ڈھالنے والی مشین میں جائیں، اور پھر ہم وہاں سکون سے بیٹھ جائیں، اور وہ ہمیں اُسی طرح کا بنائیگا جیسا وہ ہمیں بنانا چاہتا ہے۔“

(9) اور میں۔ میں جانتا ہوں کہ کوئی بھی اُسکے علاوہ اور کچھ نہیں بننا چاہے گا جو کچھ آپ ہیں۔ واحد چیز جس کی ہم سب تمنا کر سکتے ہیں کہ..... ہم نجات پانے اور خدا کے بچے بننے کے بعد، ہم صرف ایک چیز چاہتے ہیں کہ ہر دن مزید اُس کے قریب ہو کر چلیں۔ اسی بات کی ہم تمنا کرتے ہیں، اور اُس عظیم رفاقت کو چاہتے ہیں۔ یہ کیسا عظیم حیرت انگیز احساس ہے! کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے اگر ہمارے پاس یہ احساس نہ ہوتا تو ہم کیا کرتے؟ کیا..... اگر وہ عظیم اُمید ہم میں بسی نہ ہوتی، تو ہم کیا کرتے؟

(10) ان کلیسیاؤں میں سے کسی ایک میں ہمیں بتا رہا تھا، کاش کہ میں..... پہلے، ایک جگہ پر، پھر دوسری، اور پھر پورے ملک کے گرد کبھی کبھی میں یہ بیان کرتا ہوں، اور میرا خیال ہے اس کلیسیا میں اُسے دہرا سکتا ہوں۔ دیکھیں میں ایک عمارت سے باہر نکل رہا تھا جہاں میں ایک طرح سے کافی عجیب سا محسوس کر رہا تھا، آج کے ان لوگوں کے بارے میں جو یہ نیا رقص کر رہے ہیں جو انہوں نے حاصل کر لیا ہے، وہ اسے ٹیوسٹ کہتے ہیں، یا کچھ اسی طرح ہے۔ اور میں نے کہا، ”میں سمجھ نہیں پاتا، یہ دنیاوی لوگ، کیوں اس طرح کا عمل کر کے۔ کے اپنی ٹانگیں تڑوانا چاہتے ہیں۔“

(11) پس، وہاں ایک ساتھی تھا، تقریباً چھپیس، یا ستائیس سال کا تھا، مجھ سے پیچھے ملاقات کی، اور کہا، ”مسٹر برنہم، ایک منٹ ٹھہریں۔“

میں نے کہا، ”جی، جناب؟“

اُس نے کہا، ”آپ جانتے ہیں، آپ بس سمجھ نہیں پارہے ہیں۔“
میں نے کہا، ”میں اُمید کرتا ہوں کبھی نہ سمجھ پاؤں۔“

(12) پس اُس نے کہا، ”آپ دیکھیں،“ اُس نے کہا، ”میں آپ کی فکر سمجھ سکتا ہوں۔“ کہا، ”آپ ایک پچاس سال کے شخص ہیں۔ لیکن اگر آپ میری عمر کے ہوتے، تو یہ مختلف بات ہوتی۔“

(13) میں نے کہا، ”ایک منٹ ٹھہریں۔“ میں نے کہا، ”میں تب سے انجیل کی منادی کر رہا ہوں جب میں تم سے دس سال چھوٹا تھا۔ میں اب بھی اُسی یکساں انجیل کا یقین کرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا ہے کہ کچھ ہوتا ہے، اور پھر خداوند کی خدمت کرنے میں زیادہ خوشی ملتی ہے، بجائے اُن تمام چیزوں کے جو ابلیس کسی بھی مقام پر تیار کرتا ہے۔“ اس سے..... اس سے سکون ملتا ہے۔

(14) آپ جانتے ہیں، ایک مرتبہ، داؤد نے کہا، ”جیسے ہرنی پانی کے نالوں کیلئے ترستی ہے، اے خدا، میری رُوح تیری پیاسی ہے۔“

(15) اور اگر آپ نے کبھی چھوٹے ہرنوں میں سے کسی کو دیکھا ہے، جب اُسے۔ اُسے چوٹ لگتی ہے، ہو سکتا ہے کتوں نے اُسے نقصان پہنچایا ہو، اور اُسکے پہلو سے ایک بڑا توہڑ انوج لیا ہو، یا کچھ اور کیا ہو۔ اُس کا خون بہہ رہا ہے۔ اور، وہ، کتا اُس کا پیچھا کر رہا ہے۔ وہ انسان کی طرح نہیں ہے۔ وہ اُس ہرن کو نقصان پہنچا سکتا ہے چاہے اُس کا خون بہہ رہا ہے یا نہیں۔ اور پس واحد طریقہ ہے..... اگر اُس ہرن کا خون بہہ رہا ہے، اور وہ زندہ رہنا چاہتا ہے تو بچنے کا بس ایک طریقہ ہے کہ وہ پانی کے پاس چلا جائے۔ اور اگر وہ پانی کے پاس پہنچ کر، اُس پانی کو پی لے۔ تو اُس کا خون بہنا بند ہو جائے گا، اور۔ اور وہ بھاگ جائیگا۔ وہ بہت سمجھدار ہوتا ہے۔

(16) لیکن اب آپ تصور کریں، اُن بیچارے ہرنوں میں سے ایک کو دیکھیں جو زخمی ہے اور خون بہہ رہا ہے، اور اُس کا چھوٹا سر اوپر کی جانب ہے، اور اُسکے پاس یہ حس موجود ہے، اور وہ اپنی ناک سے سونگ کر کھوج لگاتا ہے کہ پانی کہاں ہے۔ بس، اُسے پانی تلاش کرنا ہے، ورنہ وہ مرجائیگا۔ اور یہ اُسکے لئے زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ وہ، بس اپنی سونگھنے کی قوت کا ہر۔ ہر۔ ہر ایک حصہ استعمال کرتا ہے، وہ کوشش کرتا ہے، اور ترس رہا ہے۔ اُسے پانی حاصل کرنا ہوگا۔

(17) اب، اسی طرح سے ہمیں خدا کیلئے ترسنا چاہیے۔ سمجھے؟ ”جیسے ہرنی پانی کے نالوں کو ترستی ہے، اے خدا، میری جان تیری پیاسی ہے۔“ اُس کے ساتھ پوشیدگی میں کہیں چھپ جاؤں، یہی

میری دلی تمنا ہے۔ اور میں بھروسہ کرتا ہوں کہ آج رات یہاں پر جتنے بھی لوگ موجود ہیں اُن سب کی یہی تمنا ہے۔

(18) اور اب، رات بہ رات، میں یہ دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ وہ چہرے جو آپ ایک جگہ دیکھتے ہیں، آپ اُنہیں دوسری جگہ بھی دیکھیں۔ میں۔ میں اسے پسند کرتا ہوں۔ آپ اپنی رفاقت کو ظاہر کر رہے ہوتے ہیں، اور اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم یہاں کس مقصد کیلئے موجود ہیں۔

(19) اور، اوہ، میں یقیناً فینکس میں ایک پرانی طرز کی بیداری دیکھنا پسند کروں گا۔ اوہ، میرے خُدا! لفظ فینکس نے میرے دل میں جوش بھر دیا تھا، جب میں نے پہلی مرتبہ اسے پڑھا تھا: فینکس ابری زونا۔ میرے خُدا!، چھوٹا لڑکا ہوتے ہوئے، میں سوچتا تھا، ”کاش میں کبھی اُس جگہ جا پاؤں! کاش میں کبھی اُس جگہ، فینکس جاسکوں!“ اور اب اسے دیکھ رہا ہوں اور ہم یہاں موجود ہیں اور ہم نے اسے گناہوں کی دلدل میں دھنسا ہوا پایا ہے، بالکل جس طرح دوسری جگہیں ہیں، سیاح یہاں آرہے ہیں؛ اور شراب پی رہے ہیں، بدکاری کر رہے ہیں، بے حیائی پھیلا رہے ہیں، اور ہر ایک کام کر رہے ہیں۔

(20) لیکن، پھر بھی، ان سب چیزوں کے درمیان، آپ کچھ اصلی جواہر پاتے ہیں جنہیں خُدا نے اس صحرا میں سے باہر نکالا ہے، جو خُدا کے جلالی لوگوں کے تاج میں چمک رہے ہیں۔ اور آج رات، میں یہاں اسی مقصد کے لئے موجود ہوں، کہ اپنے آپ کو آپ بھائیوں اور بہنوں کیساتھ رکھوں، اور خُداوند یسوع کانور دوسروں پر چمکانے کی کوشش کروں، تاکہ وہ بھی، اس بڑی ہلچل میں، شامل ہو جائیں۔ اور اُن میں سے بہتیرے نکل آئے ہیں۔ میں اس بات سے مطمئن ہوں۔ ابھی بہتوں کو اس شامل ہونا ہے، اور ہمیں اُنہیں وہاں تک پہنچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے، اور ایسی زندگی گزارنی چاہیے جو مسیح کی عکاسی کرے۔

(21) اب، اس سے پہلے کہ ہم کلام میں سے ایک مختصر سا حوالہ پڑھیں..... میں کافی دیر سے پہنچا تھا تو میں نے کچھ ہی نوٹس، تقریباً پانچ منٹ کے وقت میں اکٹھے کر لیے تھے۔ اور فیڈرل انکم ٹیکس والوں نے مجھے کچھ واجبات بھیجے تھے، اور مجھے فوراً جانا پڑا تھا، کیونکہ مجھے وہ فوراً جمع کروانے تھے، میرا

خیال ہے، شاید آج ہی کا، وقت تھا۔ اور پس مجھے پوسٹ آفس پہنچنا تھا۔ اور جب میں وہاں پہنچا، تو بلی نے کہا، ”آپ کو جلدی کرنی ہوگی۔“ اور بس یہاں.....

(22) میں بس اُن ساتھیوں کیساتھ، چکر پر چکر، چکر پر چکر، لگاتار ہا۔ میرے، اوہ، میرے خُدا! وہ عدالتوں کی دہلیزوں پر انصاف کی بات کرتے ہیں۔ میں تعجب کرتا ہوں یہ کہاں پر ہے۔ جی ہاں۔ میں نے کبھی اسے نہیں دیکھا ہے۔ اور وہ چاہتے تھے کہ میں ہر اُس چیک کا انکم ٹیکس دوں جو مجھے پچھلے پچاس سالوں میں موصول ہوا تھا، تاکہ میں مہم جوئی کا قرض ادا کر پاؤں، وہ بھی جرمانے کیساتھ، سوچیں، جو تین لاکھ اور پچپن ہزار ڈالر بنتے ہیں۔

(23) میں نے کہا، ”مجھے گولی مار دو۔“ میں یہ کیسے ادا کرونگا؟ میں نے کہا، ”میرے پاس مشکل سے پچپن سینٹ سے زیادہ نہیں ہیں۔“ میں نے کہا، ”میں یہ کیسے ادا کر سکتا ہوں؟“ اور اُنہوں نے پانچ سالوں تک میری ناک میں دم کر رکھا۔

(24) پس، لوگ دیتے ہیں۔ دیکھیں، ہم ایک مہم چلاتے ہیں، اور۔ اور لوگ، بس اتنا جانتے ہیں کہ میرا نام ولیم برتنہم ہے، اور وہ بس اخراجات کیلئے ایک چیک بنادیتے ہیں۔ اور خادم حضرات اُسے لیتے ہیں اور کام میں لاتے ہیں۔ میں نے کبھی اپنی زندگی میں ہدیہ نہیں لیا۔ اور پس وہ لیتے ہیں..... میں اپنے چرچ سے ایک۔ ایک مخصوص سی تنخواہ لیتا ہوں، جو ہفتہ وار سوڈا لے رہے ہیں۔

(25) اور پس یہ ہدیہ..... لیکن ہر کوئی، اب دیکھیں، لوگ جو کچھ بھی دیتے ہیں..... اگلی صبح، ایک۔ ایک۔ ایک۔ ایک شخص جو مالی کمیٹی کا سربراہ ہے، وہ آجاتا ہے اور کہتا ہے، ”بھائی برتنہم، آپ کو ان چیکوں پر دستخط کرنے ہیں۔“ اور، دیکھیں، میں بس اُن پر دستخط کر دیتا ہوں۔ اور وہ اُنہیں جمع کروادیتا ہے۔ اور تب اُنہوں نے یہ تمام تحقیقات کیں اور کبھی ایک پیسہ بھی میری ذات پر استعمال، نہیں ہوا تھا۔ چونکہ اُس چیک پر میرے دستخط ہوتے تھے، اسلئے وہ سمجھتے تھے یہ میرا پیسہ ہے۔ لوگ مجھے دیتے ہیں، اور میں چرچ کو دے دیتا ہوں۔ اوہ، میرے خُدا!

(26) اول، مجھے بہت بُرا محسوس ہوا، پھر میں نے دریافت کیا کہ بائبل میں ہر ایک شخص کو، جس نے بھی کبھی خُدا کیلئے ایک روحانی عہدہ سنبھالا تھا، میرا خیال ہے، اُسے وفاقی حکومتوں کا سامنا کرنا پڑا

تھا۔ اس کا مطالعہ کریں اور دیکھیں۔ یہ درست بات ہے۔ موسیٰ، دانی ایل، اور یوحنا پتہ تمہہ دینے والے کو دیکھیں۔ یسوع مسیح کو وفاقی حکومت کے ذریعے مارا گیا، اور سزائے موت دی گئی۔ پطرس، یعقوب، یوحنا، یوحنا عارف، ان سب کو..... سب کو اذیتیں سہنی پڑیں تھیں۔

(27) کیوں؟ کیونکہ یہ شیطان کا تخت ہے۔ کیا آپ کو یہ معلوم ہے؟ کیا آپ جانتے ہیں، شیطان یسوع کو اُونچے پر لے گیا اور وقت کے ایک ہی لمحے میں، اُسے دُنیا کی تمام سلطنتیں دکھادیں؟ اور اُس نے کہا، ”یہ میری ہیں۔ میں جو چاہتا ہوں ان کے ساتھ کرتا ہوں۔ سمجھ؟ اور میں یہ تجھے دے دوں گا اگر تُو مجھے سجدہ کرے اور میری عبادت کرے۔“ پس آپ نے دیکھا یہ کس کی ملکیت ہیں؟ ہم اپنے متعلق ایسا سوچنے سے نفرت کرتے ہیں، مگر ایسا ہے۔

(28) پس اُس نے کہا، یسوع نے فرمایا، ”شیطان، دُور ہو جا۔“ وہ جانتا تھا کہ وہ، ہزار سالہ بادشاہی میں ان کا وارث ٹھہریگا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکی ہو جائیں گی..... چنانچہ، اگر یہ ممالک خُدا کی سربراہی میں چلائے جا رہے ہوتے، تو ہزار سالہ بادشاہی شروع ہو چکی ہوتی۔ لیکن وہ وقت آنے والا ہے۔

(29) اُنہوں نے اقوام متحدہ اور یو۔ این۔، اور باقی سب کچھ حاصل کر لیا ہے، تاکہ کوشش کریں کہ امن ہو جائے۔ لیکن جب تک شیطان اس کی چوٹی پر بیٹھا ہوا ہے، اور سیاست ہے، تو پھر کیا ہونے جا رہا ہے؟ وہ دُنیا کی طرح یقینی طور پر جنگ کریں گے۔

(30) لیکن ایک وقت آئے گا جب تمام اسلحہ موقوف ہو جائیگا۔ اور جھرنے سُریریں بکھیریں گے، اور ابدیت کی صبح پھوٹ نکلے گی، جو صاف اور روشن ہوگی۔ ہمارا بادشاہ اپنا تخت سنبھال لیگا۔ اوہ! وہاں ستائش ہوگی، وہاں نعرے لگائے جائیں گے۔ اور وہاں ایک ہی پرچم ہوگا، ایک ہی اُمت، ایک ہی قوم، ایک ہی زبان ہوگی، اور وہ آسمانی ہوگی۔ آمین۔ میں اُس وقت کا منظر ہوں۔ اور خُدا پر بھروسہ کرتے ہوئے، میں اُس نشان کی طرف دوڑا جاتا ہوں، ایک دن جب اس کا اختتام ہو جائیگا، تو میں کہہ سکتا ہوں..... میں اُسے کہتے ہوئے سن سکتا ہوں، ”اوپر آ جا۔“

(31) میں آج رات یہاں فیکس میں خُداوند کے نام میں آیا ہوں۔ میں۔ میں یہ بتانے کی

کوشش نہیں کروں گا کہ کیا واقعہ ہوا تھا۔ آپ میں سے بہترے لوگ جو ٹیپ لیتے ہیں، اس پیغام کو لازمی سنیں، یہ کونسا وقت ہے، جناب؟ یہ گھر چھوڑنے سے تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے۔ ایک رویا نے مجھے یہاں بھیجا ہے؛ وہ ہے، میں نہیں جانتا ہوں وہ کیا ہے..... میں نہیں جانتا ہوں..... میں کوئی ٹیپ بچنے والا نہیں ہوں، اور میں ان چیزوں پر زور نہیں دیتا ہوں۔ ہم انہیں تیار کرتے ہیں، اور پوری دنیا میں ٹیپ کے وسیلے کام کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جنگلوں میں اور ہر جگہ یہ جاتی ہیں، اُن کے پاس کوئی چھوٹی سی شے ہوتی ہے جو وہ کانوں میں لگا لیتے ہیں، اور وہ اُس چیز کو، ٹیپ سے منسلک کر لیتے ہیں، اور وہاں کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُس کا اُسی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ اور پھر یہ پوری دنیا میں جاتی ہیں۔

(32) اور، یہ ایک ٹیپ میرے پاس تھی، جناب، یہ کونسا وقت ہے؟ بلکہ، کیا یہی وقت ہے، جناب؟ کسی نے..... مجھے..... تین ہفتے پہلے، بلکہ ہفتے کی رات، چرچ میں دی تھی۔ اور اپنی پوری زندگی رویا نہیں دیکھتے ہوئے، میں نے پہلے کبھی، اپنی پوری زندگی میں اس جیسا کچھ نہیں دیکھا تھا۔ اور میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کیا ہے۔ میں بس یہاں ہوں، لیکن اُس نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ میں بس..... میں بس یہاں موجود ہوں۔

(33) اور مجھے ضرور ہی دیانتدار اور ایماندار رہنا چاہیے، اور واحد یہی طریقہ ہے جس سے ہم کبھی خُدا کے ساتھ کہیں پہنچ پائیں گے، پس دیانتدار رہیں۔ سب، انسانوں کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر خُدا، ابتدا سے جانتا ہے، آپ نہیں جانتے ہیں، کہ آیا آپ ہیں یا نہیں۔ اور انسان جان جائیں گے۔ کیونکہ، ایک مرتبہ، ایک شخص تھا جو نبوت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور خُدا نے بتایا..... بلکہ، حقیقی نبی نے فرمایا، کہا، ”اب یاد رکھ۔ ہم سے پہلے بھی انبیاء گزرے ہیں۔ مگر نبی تب ہی جانا جاتا ہے جب اُس کی نبوت پوری ہوتی ہے۔“ پس اس سے پہلے کہ ہم اس کے بارے میں کوئی بھی بیان بازی کریں، ہمیں مطلق طور پر یقین ہونا چاہیے کہ یہ خُدا نے فرمایا ہے۔ ایماندار اور دیانتدار ہیں۔

(34) اب آئیں کچھ دیر دُعا کرنے کیلئے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔ اب آئیں اگلے چند لمحوں کیلئے، تمام فکروں کو ایک طرف کر دیں۔ میں تعجب کرتا ہوں..... آج رات یہاں لوگوں کو اس پیارے

گردہ میں، میں جانتا ہوں کہ یہاں وہ نکلنے بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں یسوع کسی دن لینے آ رہا ہے، یہ خاک سے بھی جی اٹھیں گے۔

(35) اور یہاں کچھ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو شاید پُر یقین نہیں ہیں کہ آیا وہ وہاں ہونگے یا نہیں ہونگے۔ شاید آپ کو دوسری چیزوں کی ضرورت ہو۔ اگر آج رات آپ کی زندگی میں کسی چیز کی ضرورت ہے، تو اُسے خُدا کے سامنے رکھ دیں، اور آپ صرف اپنا ہاتھ اٹھا لیں، اور بس یہ کہیں، ”اے خُدا، تُو جانتا ہے کہ اب میں کیا چاہ رہا ہوں۔ اور مجھے برکت دے۔ میں۔ میں بیمار ہوں۔ مجھے شفا کی ضرورت ہے۔ میں۔ میں برگشتہ ہو چکا ہوں۔ مجھے دوبارہ ایک رفاقت میں جانے کی ضرورت ہے۔ میں۔ میں واپس آنا چاہتا ہوں۔ میں۔ میں غلطی کر چکا ہوں۔ مگر میں واپس آ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آج رات، واپس آنے میں، تُو میری مدد فرما۔“ خُدا آپ کو برکت دے۔

(36) پس آسمانی باپ، اب ہم تیرے تخت تک، لہو کی راہ کے وسیلہ رسائی کر رہے ہیں۔ کیونکہ، ہارون رحم کے تخت کے۔ کے سامنے جاتا تھا، اور پہلے، وہ اپنے ہاتھ میں خون، لیتا تھا، تب وہ آگے بڑھتا تھا، اور ہم، آج رات ایمان کے وسیلہ، خُداوند یسوع کے لہو کو قبول کرتے ہیں، بڑے فخر سے، خُدا کے تخت کی جانب گامزن ہوتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ہمیں آنے کا حق حاصل ہے، اپنی راست بازی کے وسیلے نہیں، بلکہ اُسکی راست بازی کے وسیلے۔ لہو ہمارے پاک کیے جانے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور میں دُعا کرتا ہوں، آسمانی باپ، تُو ہماری درخواست کو قبول فرمائے گا۔

(37) پہلے، ہم التجا کرتے ہیں کہ تُو ہم پر مہربان رہ، اور ہم سب کے گناہ معاف فرما، ہم اپنی خطاؤں کا، اور اپنی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کا، اور اپنے پوشیدہ گناہوں کا، اور نادانستہ گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ اور ہم خادم ہوتے ہوئے، کا بن ہوتے ہوئے، لوگوں کے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ خُداوند، ہم اکٹھے، کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم لوگوں سے محبت کرتے ہیں۔ ہم موسیٰ کی مانند محسوس کرتے ہیں جب اُس نے خود کو رخنہ میں کھڑا کر دیا تھا، تاکہ لوگوں کو، خُدا کے غضب سے بچالے۔ یہ مسیح کی راست بازی کا، کیا ہی شاندار منظر تھا، مسیح نے اپنے آپ کو رخنہ میں کھڑا کر دیا تھا، تاکہ لوگوں کو نجات مل جائے!

(38) اور، باپ، ہم اُس کے خادم ہوتے ہوئے، اُسکے رُوح کیساتھ جو ہم میں ہے، اور آج رات یہاں موجود ایک مسیحی ہوتے ہوئے، خود کو گنہگاروں کیلئے رخنہ میں کھڑا کرتے ہیں: ”اے خُدا، اُن پر رحم فرما۔“ ہم بیماروں اور ضرورتمندوں کیلئے، ان بیش قیمت ہاتھوں کیلئے چلاتے ہیں، ان میں سے کچھ بزرگ ہیں، کچھ جوان ہیں، کچھ اُدھیڑ عمر کے ہیں، جو اپنے ہاتھوں کو بلند کیے ہوئے ہیں۔ خُداوند، اِس بارے میں تُو سب کچھ جانتا ہے۔ ہم دُعا مانگتے ہیں کہ تُو جلال میں اپنی دولت کے موافق جواب دے۔

(39) خُداوند، جو یہاں آئے ہیں، اور جو بیمار ہیں، کاش آج رات بہتیرے ایسے ہوں، جب وہ یہاں سے روانہ ہوں، تو وہ تندرست، اور اچھے ہو کر جائیں۔ بس کچھ ہوتا ہے، اور لوگ اُسکی وضاحت نہیں کر سکتے ہیں، مگر وہ جان جاتے ہیں کہ وہ تندرست ہو گئے ہیں۔

(40) خُداوند، جو دُور ہو چکے ہیں وہ راستباز بن کر جائیں، یہ جانتے ہوئے کہ وہ واپس آئے ہیں اور مسیح کو وہیں سے قبول کر لیا ہے جہاں اُسے چھوڑ گئے تھے۔ کاش وہ، بحال ہو کر جائیں۔ خُداوند، یہ بخش دے، جو لوگ کبھی آزاد ہونے کیلئے نہیں آئے ہیں وہ اُس بیش قیمت آزادی کو حاصل کریں، اور اُس پنجرے سے نکل آئیں، اور دُنیا کی چیزوں اور اِس زندگی کی فکروں کی بدولت مزید بیڑیوں میں جکڑے نہ رہیں، بلکہ مسیح میں آزاد ہو کر رہیں۔ اے باپ، یہ بخش دے۔

(41) اب جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ برکت عطا فرما، اور اپنے کلام کو اور اپنے خادم کو برکت عطا فرما، اور ہم تیری ہی حمد و ثنا کریں گے۔ ہم یہ یسوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(42) اب، ہمیں کلام کیلئے کوئی متن پڑھنا چاہیے، یا متن کیلئے کلام پڑھنا چاہیے، تو، پہلے کر نھیوں کے چودھویں باب کی، آٹھویں آیت لیتے ہیں، اور یوں پہلا کر نھیوں، 14:8 سے تلاوت کرتے ہیں:

اگر تُو ہی کی آواز صاف نہ ہو، تو کون خود کو جنگ کے لئے تیار کرے گا؟

(43) یہ متن اِس قدر وسیع ہے کہ ہم آج سے لیکر دو ہفتوں تک اِس پر منادی کر سکتے ہیں، اور پھر بھی اس کے کنارے کو چھو نہیں سکتے ہیں۔ الہامی کلام میں کچھ تو ہے۔ آپ مسلسل ایک متن پر ٹھہرے

رہتے ہیں۔ اور آپ پوری بائبل کو اُس کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔ یہ درست ہے۔

(44) ایک دن ایک ساتھی نے مجھ سے پوچھا، اور کہا، ”آپ ایک ہی عبارت دوبارہ کیسے لے

سکتے ہیں؟“

میں نے کہا، ”اوہ، میرے خُدا! آپ اُس میں سے کوئی بھی مضمون لے سکتے ہیں۔“

(45) میں نے زمین پر سے ایک چھوٹا سا تین کونوں والا پتا اُٹھالیا، اور اُسے بلند کر دیا۔ وہ شخص

آج رات یہاں بیٹھا ہوا ہے، اور ٹیوسان سے ہے۔ اور ہم وہاں بسا ڈینا، کیلیفورنیا میں تھے۔ اور میں

نے کہا، ”میں اِس تین کونوں والے پتے کو لیکر اِس پر پچیس سال منادی کر سکتا ہوں: کیسے ایک جیون

ہے، جو اِس میں بسا ہوا ہے؛ کیسے، وہ تین کونے ہیں، جو تثلیث میں ہوتے ہوئے بھی ایک ہیں۔ اور،

اوہ، اوہ، بہت سی ایسی باتیں ہیں جو ہم اِس کے بارے میں بیان کر سکتے ہیں۔“

(46) اور پس پھر کلام کے متعلق کیا خیال ہے؟ یہ تو خُدا کا کلام ہے۔ یہ ابدی ہے۔ اِس۔ اِس

کا..... اِس کا کوئی اختتام نہیں ہے۔ یہ بس بڑھتا، اور بڑھتا، اور مسلسل بڑھتا جاتا ہے۔ یہ ہمارے لئے

ایک پناہ گاہ ہے۔

(47) اور اب آج رات میں اِس پر بیان کرنا چاہتا ہوں: اگر تُر ہی کی آواز صاف نہ ہو۔

(48) اِسے سوچتے ہوئے، صرف کچھ لمحے پہلے، جب میں اِس بات پر سوچ رہا تھا..... اور انکم

ٹیکس کے معاملے کے متعلق، میں نے سوچا، ”اِس زمانہ میں بمشکل ہی کوئی چیز یقینی ہے۔ ہر ایک چیز

میں کوئی نہ کوئی بے یقینی موجود ہے۔“ اور کوئی بھی چیز جو واضح اور یقینی نہیں آپ اُس کا بھروسہ نہیں

کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی بات جو صاف واضح نہیں ہے اُس کا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اگر وہ واضح

یقینی نہیں ہے تو آپ اُس سے دُور ہو جائیں۔

(49) اگر آپ کا کوئی بزنس ہے، اور، جیسا کہ، اب ہمارے ہاں یہاں بزنس مین بیٹھے ہوئے

ہیں، شاید ان میں سے کافی زیادہ ہیں۔ اگر آپ ایک بزنس چلا رہے ہیں جو قابل اعتبار نہیں ہے، تو

آپ اُس میں بہت زیادہ سرمایہ نہیں لگائیں گے، اگر منافع۔ منافع غیر یقینی ہے، تو آپ اُس میں

بہت زیادہ سرمایہ کاری نہیں کریں گے۔ یا، اگر آپ ایک اچھے، اور سمجھدار بزنس مین ہیں، تو آپ

انتظار کریں گے اور تحقیق کریں گے، اگر آپ کے پاس سرمایہ کاری کیلئے کچھ پیسے ہیں، تو آپ تب تک ٹھہریں گے جب تک کوئی یقینی بات نہ مل جائے، کوئی ایسی شے جو بھروسے کے لائق ہو، کوئی ایسی چیز جس پر آپ انحصار کر پائیں۔ کیونکہ، آپ اُن کچھ پیسوں کو نہیں کھونا چاہتے ہیں جو آپ نے جمع نخچی رکھی ہوئی ہے، کیونکہ اُس کے ذریعے آپ کو اپنا گزر بسر کرنا ہے، اُس اجرت پر جو اُس سرمایہ کاری سے۔ سے ملنے والے منافع سے حاصل ہوتی ہے۔ دیکھیں، آپ کے۔ آپ کے پاس گزر بسر کرنے کیلئے کچھ تو ہونا چاہیے۔

(50) اور تھوڑی دولت جو آپ نے جمع کر کے رکھی ہوئی ہے، اُسے اپنی جیب میں ڈال کر چھوڑ نہ دیں، ورنہ چور اُسے چُر الیگا۔ سمجھے؟ مت کریں، ایسا مت کریں۔ اگر آپ کے پاس ہے، تو اُسے کسی چیز میں بطور سرمایہ لگا دیں۔ اور پھر آپ کو اپنی سرمایہ کاری کی حقیقت کے متعلق پُر یقین ہونا چاہیے۔ اگر آپ نہیں ہیں، تو، پھر آپ بالکل بھی، سرمایہ کاری نہ کریں۔

(51) پس، یقیناً آج رات بزنس لڑکھڑاتے ہوئے موقف پر ڈگمگا رہا ہے۔ درحقیقت، دُنیا میں، کوئی بھی بزنس، ڈگمگاتی حالت میں ہے، کیونکہ دُنیا تزلزل کی حالت سے دوچار ہے۔ آپ خود کو اجازت نہیں دے سکتے.....

(52) ”اب، میں اتنے زیادہ پیسے جمع کروں گا، تاکہ اپنے لئے، کسی جگہ ایک چھوٹا سا گھر تعمیر کر پاؤں۔“ اور، یہ بات بھی بہت زیادہ تزلزل کا شکار ہے، میں آپ کو بتاتا ہوں، کیونکہ حکومت راتوں رات، سب کچھ لے سکتی ہے۔

(53) اوہ، بہت ساری چیزوں نے ہماری جمہوریت کو اتنا آلودہ کر دیا ہے، یہاں تک کہ یہ بھی تزلزل کا شکار ہو گئی ہے! ہم اپنی جمہوریت پر بہت زیادہ اعتماد کیا کرتے تھے، اور، جیسا کہ، میں سمجھتا ہوں یہ گورنمنٹ کی بہترین صورت ہے۔ لیکن، پھر بھی، ہماری جمہوریت گراوٹ کا شکار ہے۔ کیونکہ، ہم، اور ہمارے لوگ، ایک قوم ہیں، اور ہمارے پاس ایک آئین ہے، اور وہ۔ وہ آئین ہماری حتمی بنیاد ہے۔ لیکن، اسکے، باوجود بھی، ہمارا آئین تزلزل کا شکار ہے، کیونکہ یہ پہلے ہی بہت مرتبہ توڑا جا چکا ہے۔ مرحوم مسٹر روز ویلٹ نے اسے تباہ کر دیا تھا۔ پس، دیکھیں، آپ سمجھ لیں یہ توڑا

جاسکتا ہے۔ اب یہ مزید پُر اعتقاد نہیں رہا آپ اس پر اعتقاد نہیں کر سکتے ہیں۔

(54) سیاست، اوہ، میرے خُدا یا، کتنی لرزاں ہے! لوگ صرف بحث، اور بحث، سیاست کے متعلق صرف بحث و تکرار کرتے ہیں۔ اور اس کیلئے، پڑوسی جُدا ہو جاتے ہیں، وہ لوگ جو کبھی اچھے دوست ہوا کرتے تھے۔ کوئی صدر بننے کیلئے، کوئی اعلیٰ افسر بننے کیلئے، اور کوئی کسی اور عہدے کیلئے جدوجہد کرتا ہے، اور دوسرا ساتھی سیاسی باڑ کی دوسری جانب ہوتا ہے، اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس پر بحث و تکرار کرتے ہیں جب تک وہ اس سے باہر نہ ہو جائیں، یہ سیاست ہے۔ اور میں نہیں..... میں اُمید کرتا ہوں میں کسی کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچا رہا ہوں، مگر میں سوچتا ہوں سب کچھ بوسیدہ ہو چکا ہے۔ سمجھے؟ جی ہاں، جناب۔ پس کیوں آپ ایک ایسی بات کے پیچھے شور و غل کرتے ہیں اور جھگڑ پڑتے ہیں جو کسی بھی طرح بالکل بھی درست نہیں ہے؟ ٹھیک ہے۔ یہ بس بہت ہی ناگوار ہے۔

(55) کسی نے اگلے روز مجھ سے کہا، اُس نے کہا، ”کیا آپ۔ کیا آپ ان انتخابات میں ووٹ ڈالنے جائیں گے؟“

میں نے کہا، ”میں نے ووٹ ڈال دیا ہے۔“

کہا، ”اوہ، ان انتخابات کا ڈال دیا ہے؟“

(56) میں نے کہا، ”میں نے یسوع کو ووٹ دے دیا ہے۔“ میں نے کہا، ”میں آپ کو بتاؤں۔

میرے لئے دو ہستیاں ووٹ ڈال رہی تھیں۔“ میں نے کہا، ”خُدا نے میرے حق میں ووٹ دیا، اور ابلیس نے میرے خلاف ووٹ ڈالا۔ اور میں نے خُدا کیلئے ووٹ دیا، پس میرے پاس ووٹ ڈالنے کا حق ہے۔“ اور یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کہاں پر اپنا ووٹ ڈالتے ہیں، پھر آپ ویسا ہی نتیجہ پائیں گے۔

(57) پس، غور کریں، حال ہی کا ایک نقطہ ہے، جو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں، اور پھر ہم آگے

بڑھیں گے۔ ان آخری صدارتی انتخابات میں، جب یہ بات شکاگو اور دوسرے مقامات پر مکمل طور پر ثابت ہو چکی تھی، کہ وہ مشینیں جن کے ذریعے انہوں نے ووٹ ڈالنے تھے، وہ ڈیموکریٹک پارٹی

نے پہلے ہی سیٹ کر دی تھیں، کہ ہر مرتبہ جب آپ مسٹر نکسن کیلئے ووٹ ڈالتے تھے، تو وہی ووٹ آپ کو مسٹر کینیڈی کو بھی دینا تھا، جو اُسی وقت ہوتا تھا۔ پس، آپ کے پاس موقع ہی نہیں ہوتا ہے۔ اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے!

(58) اور اگلی رات آپ نے نشریات کو سُنا ہوگا، کہ جب اُنہوں نے - نے پورے ملک میں، مسیسیپی سے لیکر، مشرق تک جائزہ لیا۔ اور مسٹر نکسن نے اُس اعتماد کے ووٹ میں، چار ایک سے برتری لے لی۔ اب کیسے ایک شخص جیت سکتا ہے؟ اگر واقعی مسٹر کینیڈی جیتا ہوتا، تو اب بھی یکساں نتائج سامنے آتے۔ میرا دونوں میں سے کسی بھی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔

(59) میری پارٹی آسمان پر ہے، اور میں آج رات اُنکے ساتھ موجود ہوں۔ ہم آسمانی مقاموں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اور اپنے بادشاہ سے گفتگو کر رہے ہیں۔

(60) مگر، آپ دیکھیں، میں آپ کو بتانے کی کوشش کر رہا ہوں، کہ دُنیا کے نظام ڈگمگا رہے ہیں۔ کسی پر بھی نہیں..... اُن پر بالکل بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے۔ وہ غیر مستحکم ہیں۔ اور کوئی بھی چیز جو غیر یقینی ہے، میں تو اُسے چھوڑ دینا پسند کروں گا۔ مجھے وہ منفی چیز پسند نہیں ہے۔ مجھے منفی گروہ میں کس ہونا پسند نہیں ہے۔ مجھے مثبت ہونا پسند ہے، تاکہ مثبت سائیڈ پر رہوں۔

(61) اب، گھریلو جیون بھی غیر یقینی ہو چکا ہے۔ آپ کو معلوم ہے، میں نے ایک دن، ایک جگہ پر ایک روزنامہ میں ایک خبر کا حصہ دیکھا تھا، کہ امریکہ میں طلاق کی شرح دُنیا میں کسی بھی قوم سے بہت زیادہ ہے۔ جبکہ ہمیں ایک مذہبی قوم مانا جاتا ہے۔ جی ہاں، ہو بھی سکتا ہے، مذہب، ٹھیک ہے، مگر یہ ٹھیک قسم کا نہیں ہے۔ سمجھے؟ مذہب تو بس ایک پردہ ہے۔ یہ ظاہر کرنا مشکل ہے کہ ہم اپنا پردہ کس شے سے بناتے ہیں۔ آدم نے انجیر کے پتوں سے بنانے کی کوشش کی تھی، مگر وہ کام نہیں کر پایا تھا۔ جب اُسے باہر آ کر خُدا سے ملاقات کرنی پڑی تو وہ بُری طرح سے ناکام ہو گیا تھا۔ پس مذہب تمام تقاضوں کو پورا نہیں کر پاتا ہے۔ لیکن کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ہماری طلاق کی شرح، باقی - باقی تمام ملکوں کی نسبت زیادہ ہے، طلاق کی شرح زیادہ ہے؟ ہم اپنے گھروں میں چلتے پھرتے بے حیائی دیکھتے ہیں۔

(62) یہ جاننا بڑی حیرت کی بات تھی، کہ، ایک جائزے میں قوم کا ایک بڑا حصہ ہے، اور اُس

میں..... میرا خیال ہے یہ اوبائیو میں ہوا تھا، وہاں مسیحیت پر ایک جائزہ لیا گیا، اور یہ بات چونکا دینے والی تھی کہ کتنے فیصد لوگ چرچ ہی نہیں جاتے ہیں۔ اور، تقریباً اسی فیصد لوگ جو چرچ جاتے ہیں، انہیں معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ کیوں جاتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے ہیں کہ وہ کیوں جاتے ہیں۔ وہ بس چرچ جاتے ہیں۔

”آپ کیوں جاتے ہیں؟“

(63) ”خیر، جب ہم بچے تھے تو ماں ہمیں لیکر جایا کرتی تھی، اور بس ہم نے جانا جاری رکھا۔“ اور۔ اور پھر، اب، اُن میں سے کچھ فیصد نے کہا، کہ وہ تو بس، اوہ، اپنے پڑوسیوں سے ملنے اور تھوڑی دیر گفتگو کرنے کیلئے جاتے ہیں۔ سمجھے؟

(64) دیکھیں، یہ خطرے کی گھنٹی ہے! کوئی تعجب نہیں کہ گھریلو جیون ختم ہو چکا ہے، دیکھیں، چاہے کوئی بھی گھر انہ ہے اُسکا جیون غیر مستحکم ہو چکا ہے۔

(65) کوئی عورت جو ایک مرد سے شادی کرنے والی ہے، اور وہ اُس آدمی کے بارے میں پُر یقین نہیں ہے، تو بہتر ہے کہ وہ اُسے تنہا چھوڑ دے۔ اور کوئی مرد جو ایک عورت سے بیاہ کر نیوالا ہے، اور پُر یقین نہیں ہے، تو بہتر ہے کہ آپ اُسے اکیلا چھوڑ دیں۔ آپ کیلئے بہتر ہے کہ، اس معاملے کیلئے دُعا کرتے رہیں، جب تک خُدا آپ کو جواب نہ دے دے۔ اور پھر جسے خُدا نے جوڑا ہے کوئی آدمی اُسے خُدا نہ کرے۔ لیکن ہمیں۔ ہمیں، ہمیں پہلے، اس معاملہ کیلئے ضرور، دُعا کرنی چاہیے۔ جی ہاں۔

(66) اب، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نے دُنیا کو ایک تعلیمی پروگرام کے وسیلہ تبدیل کرنے کی کوشش کی، اور ہم نے یقیناً، اس میں بہت زیادہ گڑبڑ کر دی۔ آپ دُنیا کو تعلیم کے وسیلہ مسیح میں تبدیل نہیں کر سکتے ہیں۔ تعلیم آدمی کو خُدا کے قریب لانے کی بجائے، خُدا سے دُور لے جاتی ہے، کیونکہ وہ سوچنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ زیادہ ہوشیار ہے اور کسی دوسرے کی نسبت زیادہ جانتا ہے۔ تعلیم اپنی جگہ اچھی ہے، مگر مسیح نے کبھی بھی اپنی کلیسیا کو دُنیا میں تعلیم دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اُس نے انہیں کبھی یہ تعلیم نہیں دی تھی، کہ سینریاں تعمیر کرو۔ اُس نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا..... اوہ، وہ بہت اچھے ہیں۔ مگر اُس نے کبھی بھی انہیں ہسپتال تعمیر کرنے کیلئے نہیں کہا تھا۔ یہ بالکل درست بات ہے۔

(67) مگر کلیسیا کا کام انجیل کی منادی کرنا ہے۔ ”پوری دُنیا میں جاؤ، اور ساری خلُق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔“ سمجھے؟ کیونکہ اِس سے ہٹ کر کوئی بھی دوسری چیز، لرزاں ہے، کیونکہ وہ خُدا کے پروگرام سے باہر ہے۔

(68) قومی جیون غیر مستحکم ہو چکا ہے۔ ٹھیک ہے، دُنیا غیر مستحکم ہو چکی ہے۔ ہم ایک ایسے زمانے میں جی رہے ہیں جہاں پوری دُنیا بے چینی کی حالت میں مبتلا ہو چکی ہے، ایسے لگتا ہے، جیسے سب کچھ لڑکھڑا رہا ہے۔ ہر قوم، ہر شخص، ہر کوئی کسی دوسرے سے خوفزدہ ہے۔ اور وہ امن کی باتیں کرتے ہیں۔ (69) ایک مرتبہ، ایسا ہوا، اور اُنہوں نے کہا، ”اوہ، جب ہم پہلی عالمی جنگ ختم کر لیں گے، تو ہمارے تمام لڑکے اس میں جایا کریں گے، اور جنگیں لڑا کریں گے۔“ اور، دیکھیں ابھی تو ہوا میں سے بارود کا دھواں بھی ختم نہیں ہوا تھا تو اُنہیں ایک دوسری جنگ میں کودنا پڑ گیا۔

(70) پھر اُنہوں نے قوموں کی لیگ بنالی، جو دُنیا میں پولیس کا کام کرنے والی تھی، اور یہ بھی ناکام ہو گئی تھی۔ اب اُنہوں نے اقوام متحدہ بنالی ہے، اور یہ بھی وہی چیز ہے۔ یہ بھی ناکام ہو چکی ہے۔ اِس میں کچھ بھی نہیں ہے۔

(71) قومی جیون؛ سیاسی جیون، ووٹنگ مشینیں، ہر چیز ڈگمگا رہی ہے۔ اوہ، میرے خُدا! وہ بس..... سب کچھ، ہر چیز بل چکی ہے۔

(72) اب میں اسے تھوڑا گھر کے قریب لانا چاہتا ہوں۔ سمجھے؟ کلیسیائی جیون بھی بل چکا ہے اور غیر یقینی ہے۔ اب، لو اُس کے متعلق بیان کر رہا تھا۔ سمجھے؟ یہاں اُس کا بہی مطلب ہے، ”اگر تُو ہی کی آواز صاف نہ ہو۔“ کلیسیائی جیون لرز چکا ہے۔ لوگ بمشکل بھی نہیں جانتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔ وہ نکل جاتے ہیں، اور ایک چرچ سے دوسرے چرچ میں جاتے ہیں، بنا کسی مقصد اور سمت کے شک میں پھرتے رہتے ہیں، اور کوشش کرتے رہتے ہیں کہ تلاش کر پائیں کس کے پاس درست شے ہے؛ اور کوشش کر رہے ہیں کہ معلوم کریں سچ کیا ہے، حقیقی تعلیم کہاں ہے۔ اور ایک اندر آ جائے، تو وہ اُسے، اپنے عقیدے کا تقریباً ہر ایک نقطہ تفصیلاً سمجھا دیتے ہیں، کہ یہی سچائی ہے۔ اور پھر، پہلی بات آپ جانتے ہیں، وہ اُس میں اِس قدر کرپشن پاتے ہیں، اور پھر وہ کسی دوسری کلیسیا میں جانے کی

کوشش کرتے ہیں، تاکہ معلوم کر پائیں کہ اُن کی تعلیم، اور عقیدہ کیا ہے۔ اوہ، یہ تمام باتیں ہیں، اور ہم پاتے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو، ان تمام چیزوں کے ذریعے، سینکڑوں کلیسیائی فرقوں میں بانٹ لیا ہے۔ اب، اس کے خلاف کچھ نہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ دوسرے کام بھی کر سکتے ہیں، اُن سے ہٹ کر، جو وہ کرتے ہیں، تاکہ کہیں نہ کہیں، اُن میں سے کوئی تو اچھا نتیجہ نکل کر سامنے آئے۔

(73) لیکن، آپ دیکھیں، آپ اپنا اعتماد اس بات پر نہیں کر سکتے ہیں، ”میں میتھو ڈسٹ چرچز کی ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتا ہوں، اور۔ اور چونکہ میں اُس سے تعلق رکھتا ہوں اس لئے میں درست ہوں۔“ ”میں۔ میں۔ میں ہپسٹ ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتا ہوں، اور میں بالکل درست ہوں۔“ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔

(74) آپ تب بھی ایسا نہیں کر سکتے ہیں جب آپ کہتے ہیں کہ، ”میں پینٹی کاسٹل چرچز کی ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتا ہوں۔“ آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ کو ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ایسا نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہماری پہلی پینٹی کاسٹل ایسوسی ایشن، جنرل کونسل، ترتیب دی گئی تھی، تو زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ وہ اُس سے علیحدہ ہونا شروع ہو گئے تھے، اور وہاں بکھر گئے، اور تعلیمی، مسئلے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اب ذرا اس پر نظر کریں، ہر جگہ بکھری پڑی ہے۔ سمجھے؟ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ غیر یقینی ہے۔ وہ لوگ جو صرف ایک تنظیم پر بھروسہ کرتے ہیں، سنیں یہ۔ یہ غیر یقینی چیز ہے۔

(75) اب، آپ کہیں گے، ”بھائی برتنہم، آپ تو ہمیں شہ رگ سے پکڑ رہے ہیں۔ آپ ایک بہت بھیا تک تاریک تصویر بنا رہے ہیں۔“ میں نے ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ میں ایسا کرنا چاہتا تھا۔ (76) میں نے ایسا ایک مقصد کے تحت کیا، تاکہ میں یہ بات کہہ پاؤں۔ کیا کوئی چیز یقینی ہے؟

جی ہاں۔ ایک چیز ہے جو یقینی ہے۔ اوہ، میں اس بات کیلئے بہت خوش ہوں، کہ ایک چیز ہے جس پر آپ اپنا اعتماد رکھ سکتے ہیں، اور پُر یقین ہو سکتے ہیں کہ وہ درست ہے۔ اوہ، جب تمام چیزیں ٹل جائیں گی، تو یہ چیز قائم و دائم رہے گی۔ اگر آپ مقدس متی 24:35 پڑھیں گے، تو اُس نے فرمایا، ”آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میرا کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔“ خُدا کے پاس یقینی بنیاد ہے۔

(77) اور ایک بزرگ ساتھی نے، ایک مرتبہ کہا، ایک جنوبی سیاہ فام بزرگ تھا۔ اُس نے ایک بائبل لے لی، مگر وہ اُسے پڑھ نہیں سکتا تھا۔ اُنہوں نے کہا، ”سیم، تم یہ لیکر کیوں گھوم رہے ہو؟“

(78) اُس نے کہا، ”یہ۔ یہ بائبل مقدس ہے۔“ کہا، ”ایسا اِس پر لکھا ہوا ہے۔“ اور کہا، ”میں شروع سے آخر تک، اِس کا یقین کرتا ہوں، اور کور کا بھی یقین کرتا ہوں،“ اُس نے کہا، ”کیونکہ اِس پر ’بائبل مقدس‘ لکھا ہوا ہے۔“

(79) اور وہ شخص اُس سے بات کر رہا تھا، کہا، ”کیا تم اُس پر یقین نہیں کرتے جو اِس میں موجود ہے؟“

کہا، ”جی ہاں، جناب۔ میں یقیناً کرتا ہوں۔“

(80) اُس نے کہا، ”اب، دیکھ، تیرا مطلب ہے بائبل جو بھی کرنے کو کہے گی تو کریگا؟“

اُس نے کہا، ”جی ہاں، جناب۔“

(81) کہا، ”کیا ہوا اگر بائبل کہے سیم اس پتھر کی دیوار میں سے کود جا؟ تو تم کیا کرو گے؟“

اُس نے کہا، ”میں چھلانگ لگا دوں گا۔“

(82) اُس نے کہا، ”بھئی، دیکھ، تو پتھر کی دیوار میں سے کیسے چھلانگ لگائے گا جبکہ اُس میں کوئی رخنہ موجود نہیں ہے؟“

(83) اُس نے کہا، ”اگر بائبل نے سیم کو چھلانگ لگانے کیلئے کہا ہے، تو سیم کے وہاں پہنچنے سے پہلے اُس میں رخنہ بن جائیگا۔“ پس، دیکھیں، یہ بالکل سچ ہے۔ یقیناً وہاں سوراخ ہو جائیگا۔

(84) آپ کو ایک کام کرنا ہے بس خُدا کے کلام کیساتھ کھڑے ہو جائیں، اور باقی سارے معاملات کیلئے خُدا راستہ بنائیگا۔ اوہ، یہ کبھی عظیم بنیاد ہے!

(85) مجھے یقین ہے اُس نے، لوقا میں یہ فرمایا تھا، میرا خیال ہے یہ تب کہا تھا، جب وہ پہاڑ سے نیچے اتر رہے تھے، اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”لوگ کیا کہتے ہیں کہ میں ابنِ آدم کون ہوں؟“

اور ایک نے جواب دیا، ”یرمیاہ، اور نبیوں میں سے ایک ہے، اور وغیرہ وغیرہ۔“

اور اُس نے کہا، ”مگر تم کیا کہتے ہو میں کون ہوں؟“

(86) اُس گھڑی پطرس نے یہ قابلِ غور بیان دیا، ”تُو زندہ خُدا کا بیٹا، مسیح ہے۔“

(87) اُس نے کہا، ”مبارک ہے تُو، شمعون، یوناہ کے بیٹے، کیونکہ خون اور گوشت نے یہ تجھ پر ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کیا۔ اور اِس چٹان پر میں اپنی کلیسیا بناؤں گا، اور عالمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالب نہ آئیں گے۔“

(88) پھر یہ کیا ہے؟ خُدا کے کلام کی آشکارا سچائی پر تعمیر کروں گا۔ کیونکہ، ”ابتدا میں کلام تھا، اور کلام خُدا کے ساتھ تھا، اور کلام خُدا تھا۔ اور کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔“ اور یہ پطرس پر آشکارا کیا گیا تھا کہ وہی خُدا کا شناخت شدہ کلام ہے۔ آمین۔

(89) اسی سبب سے اُس نے کہا تھا، ”کون مجھ میں گناہ ثابت کر سکتا ہے؟ کون مجھے الزام دے سکتا ہے؟ کیونکہ کلام میں جو کچھ میرے متعلق تحریر ہوا، میں نے اُسے سرانجام دیا ہے۔“ خُدا نے اُسے ثابت کیا تھا، کہ وہ کلام ہے۔ اوہ، یہی بات ہے۔ پس کلام فرماتا ہے، خُدا مجسم ہوا، اور پھر خُدا نے اُسے حقیقت بنا دیا، اور اُسے وجود میں لے آیا، اور اُسے آشکارا کر دیا۔

(90) سالوں پہلے، انہوں نے کلیسیا سے کہا، ”رُوحِ القدس کے ہپتسمہ جیسی کوئی چیز نہیں ہے، یہ تو بس ایک احساس ہے جو لوگوں نے خود میں جگالیا ہے،“ لیکن جنہوں نے اُسے قبول کیا تھا، وہ جان گئے تھے کہ وہ حقیقت ہے۔ وہ جان گئے تھے خُدا حقیقی ہے۔ اور یہ، آج، بھی ثابت کیا جا چکا ہے، خُدا کی ہپتیتی کا شل تحریک پوری قوم کے گرد پھیل چکی ہے، اور باقی تمام کے مقابلہ میں زیادہ لوگوں کو مسیح میں کھینچ لائی ہے۔

(91) زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کیتھولک اخبار، آورسٹڈے ویزٹر، میں کہا گیا تھا، میرا خیال ہے کہ یہ اس سے پچھلے سے پچھلے سال، یا پھر پچھلے سال کی بات ہے، جس میں، کہا گیا تھا، ”کیتھولک کلیسیا نے صرف پانچ لاکھ تبدیل شدہ لوگوں کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ جبکہ، ہپتیتی کا شلوں نے دس لاکھ کو رجسٹرڈ کیا، پانچ لاکھ زیادہ تھے۔“ آمین۔

(92) یہ کیا ہے؟ یہ بڑھتی ہوئی چیز ہے، خُدا کا کلام، دُنیا بھر میں پھیل رہا ہے۔ ہمیں کس قدر شکر گزار ہونا چاہیے! یہ بات اس قدر خاص ہو چکی ہے، یہاں تک کہ، اب ایپسکوپیٹلین، پریسبیٹیرین،

لوہرن، اور باقی سب بھی، تشریف لارہے ہیں تاکہ اس میں سے کچھ حاصل کر پائیں۔ آپ غور کریں، برنس مین والوں کی عبادت میں، آپ مختلف لوگوں کو گفتگو کرتے ہوئے سنتے ہیں: جیسے اسپکسکو پیلین، لوہرن، پریسبیٹیرین۔ اب کیوں، آپ بڑی مشکل سے سُن پاتے ہیں کہ اب کوئی پینتی کاٹل کچھ مزید کر رہا ہے۔ یہ درست ہے۔ باقی تمام کر رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے اپنے عقیدوں کی کمزوریاں دیکھ لی ہیں، اور وہ واپس کلام کی جانب لوٹ گئے ہیں۔ کیونکہ وہاں آپ ایک بنیاد کو پاتے ہیں، کوئی ایسی چیز ہے جو کبھی جنبش نہیں کھا سکتی ہے۔

(93) وہاں دیکھیں، پاک رُوح بنی نوع انسان میں اپنا جیون جی رہا ہے، خود کو دُنیا میں مجسم کر رہا ہے۔ اور یہ بات انسانوں میں اُسکے لئے پیاس جگا دیتی ہے: یہ کبھی نہ جنبش کھانے والا، لاختا، خُدا کا کلام ہے جو مجسم ہوا ہے اور خود کو آشکارا کر رہا ہے، کلام بذاتِ خود انسانی زندگی میں ہو کر جی رہا ہے۔ یہ کیسی شاندار بات ہے! اس کے متعلق کوئی بھی غیر یقینی بات نہیں ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ خُدا نے کہاں وعدہ کیا تھا، اور اب یہاں یہ مجسم ہو رہا ہے۔ سالوں پہلے نبیوں نے اس کے متعلق فرمایا تھا، اور یہاں ہم اسے وجود میں آتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

(94) تمام تنقیدوں میں سے ہو کر گزرا، تمام اختلافات کو چیر ڈالا، تمام عقیدوں میں سے ہو کر نکلا، کیسے اُن سب نے خُدا کے کلام کو ختم کرنے کی کوشش کی! کیسے انہوں نے تعلیم کو اسکے متبادل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے متبادل بنانے کی کوشش کی، اور تنظیم بنالی۔ انہوں نے اپنے آپ کو اُلجھن میں ڈال لیا ہے۔ اور ان تمام میں، خُدا کا کلام آج بھی اُسی طرح ہے جیسے یہ ہمیشہ سے روشن اور چمکتا رہا ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ وہ چیز ہے جو یقینی ہے۔ خُدا نے فرمایا، ”آسمان اور زمین دونوں ٹل جائیں گے، مگر میرا کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔“ پھر، یہ ایک یقینی چیز ہے۔ اگر آپ خود کو لنگر انداز کرنا چاہتے ہیں، تو اس کلام کو اپنے دل میں رکھ لیں۔

(95) داؤد نے کہا اُس نے اسے اپنے دل میں رکھ لیا ہے، تاکہ وہ گناہ نہ کر پائے۔ اُس نے اُسکے قوانین اپنی چوٹوں پر لکھ لیے، اور اپنے ہاتھوں اور باقی جگہوں پر باندھ لئے، اور ہمیشہ کلام کو اپنے سامنے رکھا۔ یہی طریقہ ہے۔ مسلسل اپنا دھیان لگائے رکھیں.....

(96) خُدا نے یسوع سے کہا، ”اِس سے، دائیں یا بائیں نہ مڑنا۔ تب تجھے کامیابی کی راہ نصیب ہوگی۔ اور تُو خوب کامیاب ہوگا۔“

(97) اور جب کلیسیا خود کو مکمل طور پر اپنے عقیدوں سے الگ کر کے، خُدا کے کلام پر یکجا ہو جائیگی، تب کلیسیا خوب کامیاب ہو جائیگی۔ یہ وہ چیز ہوگی جو کیمونزم کو بھی ختم کر دے گی۔

(98) کیمونزم کو کس نے بنایا.....؟ ٹھیک یہی چیز، آپ سوچتے ہیں، ”کیمونزم“، جبکہ وہ اپنا پروپیگنڈہ پھیلا رہے ہیں، اور ایک ایک کر کے، لاکھوں میں بڑھتے جا رہے ہیں، اور لوگ اِس بارے میں خوفزدہ ہیں: کیمونزم مٹ جائیگا اور ختم ہو جائیگا۔ ایسا ہونا ہے۔ کیمونزم، ہو سکتا ہے کہ وہ ایسا کریں۔ شاید وہ ویسا کریں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ خُدا اِسے استعمال کرنے والا ہے، چنانچہ، یہ درست بات ہے، بالکل جیسے اُس نے نوکد نضر کو استعمال کیا تھا۔ اور وہ، وہاں۔ وہاں۔ وہاں..... دیکھیں کیمونزم کیساتھ، کڑوے دانوں کو بھی، بھسم کر ڈالے گا۔ لیکن، اُس..... نہیں، پس اُس کیلئے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ لیکن، غور کریں۔ بات یہ ہے کہ، کیمونزم، بھی اختتام کو پہنچے گا۔ کیمونزم بھی اپنے انجام کو پہنچے گا۔

(99) لیکن خُدا کے کلام کو کوئی زوال نہیں ہے، کیونکہ اُس کا کوئی آغاز نہیں ہے۔ آمین۔ وہ خُدا میں ابدی ہے۔ اور اگر آپ لنگر انداز ہیں، اور کلام آپ میں لنگر انداز ہے، تو آپ کلام میں ہوتے ہوئے ابدی ہیں۔ آمین۔

(100) اُسے اپنے اختتام تک پہنچنا ہی ہے۔ اور تمام چیزیں لرز رہی ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں وہ ایک ستون کو کتنا وسیع تعمیر کر رہے ہیں، اُسے گرنا ہی ہے۔ وہ تمام چیزیں جو اُس میں سے نہیں ہیں، اور کلام کے خلاف ہیں، یا اِس کے متضاد ہیں، اُنہیں جنبش کھانی پڑیگی۔ اُنہیں جگہ چھوڑنی پڑے گی، کیونکہ کلام فتح کرتے ہوئے چلا آ رہا ہے۔ اور کوئی بھی چیز اسے روک نہیں سکتی ہے۔ کیونکہ خُدا نے ایسا فرمایا ہے۔

(101) اُس نے فرمایا ہے، آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، مگر کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔ اس کلام کو اپنے دل میں بسالیں، اس کلام کو قبول کریں اور اسے بڑھنے دیں۔ ہمیشہ، اسے اپنے ذہن میں رکھیں،

کیونکہ یہ کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوگا، کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ یہ نہیں ہوگا۔ پس ہمیں اسے اسی بنیاد پر لینا چاہیے۔

(102) اب، پولس نے کلام میں، کہا ہے، ایک سپاہی کو، ایک آواز کیلئے تربیت دی جاتی ہے۔ دیکھیں، ایک سپاہی کو آوازوں کی تربیت لینی پڑتی ہے تاکہ وہ..... بگل یا ٹر ہی کو پہچان پائے۔ اگر وہ ٹر ہی کی آواز کو نہیں پہچانتا، تو جب آواز بھونکی جاتی ہے، تو وہ کیسے جانے گا حملہ کرنا ہے یا پیچھے ہٹنا ہے۔ اگر اُسے فرق معلوم نہیں ہے، تو پھر آپ کے پاس مخلوط قسم فوج ہوگی؟ دشمن یقیناً اُن سپاہیوں پر فتح پالے گا جنہوں نے اچھی تربیت حاصل نہیں کی تھی۔ آمین۔

(103) آج ہماری کلیسیاؤں کے ساتھ یہی مسئلہ ہے۔ ہم انہیں عقیدوں کے ذریعے تربیت دیتے ہیں، جو انہیں ایک دوسرے سے مختلف بنا رہے ہیں۔

(104) ہمیں متحد ہونا چاہیے۔ ہمیں ایک ٹر ہی کو جاننے کی ضرورت ہے۔ ”یہ ٹر ہی کیا ہے؟“ کہا جاتا ہے۔ ٹر ہی انجیل ہے، یہی ہے۔ زندہ خدا کا کلام ٹر ہی ہے۔ اسے کسی بھی دوسری چیز کیساتھ مکس نہ کریں۔

(105) کسی کو فریج برط، اور کسی کو ٹر ہی ایک ساتھ نہ بجانے دیں۔ کسی کو سمجھ نہیں لگے گی کیا کرنا ہے۔ اس سے اُلجھن پیدا ہوتی ہے۔

(106) اور پولس ایک شخص کو آواز کی تربیت کے بارے میں بتا رہا ہے۔ اور جیسی آواز ہوتی ہے، اُس سے وہ جان جاتا ہے کہ کیا کرنا ہے، کیونکہ ٹر ہی بجانے والے کو، چیف کیپٹن سے حکم ملتا ہے۔ اور جب وہ ٹر ہی کو جانتا ہے، تو فوج بالکل واضح طور پر جان جاتی ہے کہ کہیں چڑھائی کرنی ہے، اور کہاں سے پیچھے ہٹ جانا ہے، دائیں مڑنا ہے یا بائیں جانا ہے، یا کیا کرنا ہے، صرف ٹر ہی کی آواز کے وسیلے فوج جان جاتی ہے۔

(107) اب، جنگی، فوجی، ہمیشہ جنگ میں رہے ہیں۔ ہمیں کبھی بھی کلیسیا میں یہ سوچ کر شمولیت نہیں کرنی چاہیے، یا کلیسیا میں یہ سوچ کر نہیں آنا چاہیے، کہ ہم پلنک پر آرہے ہیں۔ ہمیں یہ احساس ہونا چاہیے کہ ہم میدانِ جنگ میں آرہے ہیں۔

(108) میں کبھی اس بات کیلئے نہیں آتا کہ لوگ مجھے کندھے پر تھکی دیں اور کہیں، ”بھائی برتنہم، آپ ایک بہترین انسان ہیں۔“ نہیں، جناب۔ میں یہاں ڈھال تھامے ہوئے آتا ہوں۔ مجھے تھکی کیلئے ڈھال کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر میں ایک خود اور بکتر کیسا تھ آتا ہوں۔ میں جنگ کرنے آتا ہوں، اور زمین کے ہر انچ کیلئے لڑتا ہوں۔

(109) خُدا نے یسوع سے کہا، ”جس جس جگہ تمہارے پاؤں کا تلواٹکے، وہ میں نے تم کو دے دی ہے۔“ پس، تلواٹکانے کا مطلب قبضہ کرنا ہے۔

(110) مگر جب کلیسیا ایسے مقام پر پہنچ جاتی ہے، جہاں وہ عقیدوں کیساتھ سمجھوتہ کر لیتی ہے، اور دُنیا کیساتھ ہاتھ ملا کر، کلام پر سمجھوتہ کر لیتی ہے، تو میرا مطلب سمجھ جائیں، تب یہ شکست کھانا شروع ہو جاتی ہے۔ یہ پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتی ہے۔

(111) آج رات ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ایسے سپاہی ہیں جو بائبل کے ہر ایک الہی وعدے کو ملکیت بنالیں، جس کا خُدا نے کلیسیا سے وعدہ کیا ہے، خُدا کے سب ہتھیار باندھ لیں، اور کھڑے ہو جائیں۔ سپاہیو، یہی ہماری ضرورت ہیں؛ نہ کہ کسی پریڈ کے لئے کوئی وردی پہنیں، یہ ہمیشہ سے مختلف معاملہ ہے۔ جب ایک آدمی.....

(112) کوئی بھی قوم، جیسے ہمارے جاسوس تمام قوموں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے ہاں جرمن جاسوس موجود ہیں۔ ہمارے ہاں انگریز جاسوس بھی موجود ہیں۔ ہمارے ہاں جاسوس بھی انگلینڈ میں موجود ہیں۔ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ وہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کونسا مادہ، اور کس قسم کا بم، کسی دوسرے نے حاصل کیا ہوا ہے۔ ایف بی آئی تقریباً ہر ایک قوم میں پھیلی ہوئی ہے۔ وہ معلومات کیلئے، نظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے وہ آج تک قائم ہیں۔ وہ نظر رکھے ہوئے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کوئی دوسرا کس قسم کا بم تیار کر چکا ہے۔ تب وہ واپس آ جاتے ہیں اور اُس سے بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، یا کچھ ایسا بناتے ہیں جو اُس کا مقابلہ کر پائے۔ تو میں، ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتی ہیں، چنانچہ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تو میں لرز رہی ہیں۔ کیوں، ایک گھنٹے کے اندر، انگلینڈ ہمیں دھماکے سے اڑا دیگا، اگر ہم نے اُنکا راستہ کاٹنے کی کوشش کی، اور ہم بھی ایسا ہی

کریں گے۔ بس اتنی سی بات ہے کسی سربراہ کو، ایک یاد و جام لگا لینے دیں، یا زیادہ پی لینے دیں، یا اُسے کہیں سے گرنے دیں، پھر دیکھیں کیسی تباہی ہوتی ہے۔

(113) زیادہ عرصہ نہیں ہوا، وہ کہتے ہیں یہاں، جنگ کے درمیان، کوئی چھوٹی سی چیز استعمال کی گئی تھی جو، ”جاپان میں تیار کی گئی تھی۔“ وہ اُسے زمین پر پھینک دیتے تھے، اور حُب الوطنی میں، اُسکے ارد گرد مارچ کرتے تھے۔ اور اب اُس چیز کیلئے آپکو ہر اُس چیز سے زیادہ قیمت ادا کرنی پڑے گی جو قوم نے خریدی ہے۔ کیا واقع ہوا تھا؟ کیا یہ اُن لڑکوں کی زندگیاں واپس لوٹا سکتے ہیں جو وہاں مر گئے تھے؟ یقیناً نہیں۔

(114) یہ کیا ہے؟ مجھے پرواہ نہیں آپ مادی چیزوں کے پیچھے کتنی جنگیں کرتے ہیں، آپ فنا ہونے جارہے ہیں، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ فنا ہو جائیگی۔ مگر ایک جنگ ایسی ہے جس میں داخل ہو کر آپ ایسی سرزمین حاصل کر لیں گے جسے کبھی کوئی آپ سے چھین نہیں پائیگا۔ اور وہ خدا کے کلام کی تشریح کی آواز ہے، اور اُن نعمتوں اور وعدوں کی ملکیت ہے جو اُس نے کلیسیا کو عطا کر دیئے ہیں۔ یقیناً ایسا ہی ہے۔ اب، ہم دیکھتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں، تشریح کی آواز آرہی ہے۔

(115) اب، ہر ایک قوم اپنے لڑکوں کو بہترین ہتھیاروں سے لیس کرنے کی کوشش کرتی ہے جو وہ حاصل کر پاتی ہے۔ اب، میں جانتا ہوں، بعض اوقات اُن ہتھیاروں کو اُٹھانا آسان نہیں ہوتا ہے۔

(116) میرا ایک بھائی تھا، وہ اُسے، ”روکی بلاتے تھے“ وہ وہاں جاتا تھا، اور آرمی نوے پاؤنڈ کا گٹھا اُس کی کمر پر رکھ دیتی تھی۔ اور یہ تقریباً اُتنا ہی وزن تھا جتنا کہ اُسکا اپنا تھا۔ وہ اُسے ایک بیلچہ دے دیتے تھے، تاکہ اُس کیساتھ ایک گڑھا کھودے، اور ایک رائفل تھا دیتے تھے، اور کئی درجن ہینڈ گریینڈز دے دیتے تھے۔ اور، اوہ، میں نے کبھی ایسا سامان نہیں دیکھا تھا! وہ بیچارہ ساتھی بمشکل ہی چل پاتا تھا۔ اور وہ اُسے سرک کے قریب پانچ میل کی چڑھائی چڑھنے کیلئے لے جاتے تھے۔ وہ ایسے تھی جیسے اُسے ختم کر دیگی۔ اُس نے کہا، ”یہ ساری بیوقوفی کس لئے ہے؟ مجھے اس پرانے بڑے سے ہیلمٹ کی کیا ضرورت ہے؟“ اب، غور کریں۔ آرمی جانتی ہے کہ کسی وقت اُسے اس کی ضرورت لازمی پڑے گی۔ ”بھئی یہاں ہائی وے پر، چلتے ہوئے، مجھے بھلا اس بیلچے کی کیا ضرورت ہے؟“ بہتر

ہے اسے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ آپ کو اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

(117) حکومت کوئی ایسی چیز جاری نہیں کرتی جب تک آپ کو معلوم نہ ہو..... وہ جانتے ہیں کہ

آپ کو اسے استعمال کرنا پڑیگا۔ آپ کو لازمی اس کیلئے تربیت لینی چاہیے۔ وہ بہترین چیز لیتے ہیں جو وہ حاصل کر پاتے ہیں، تاکہ آپ کو محفوظ رکھا جائے، کیونکہ وہ قوم میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ آپ کو محفوظ بنانے میں دلچسپی رکھتے ہیں جتنا بہترین وہ بنا سکتے ہیں، تاکہ گولیوں سے بچے رہیں۔ اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

(118) اس کا آغاز باغِ عدن میں ہوا تھا۔ اور خُدا بھی اپنی کلیسیا کی تربیت کرتا ہے۔ اور.....

(119) آپ جانتے ہیں، ہمیں ہمیشہ بہتری لانی ہوتی ہے۔ اب، جیسے وہ پُرانے ہوائی جہاز جو

ہم نے پہلی جنگِ عظیم میں، اور دوسری جنگِ عظیم میں استعمال کیے تھے، وہ چھوٹے جنگی جہاز جو اڑے تھے ایک ساتھ ہی ہٹا دیئے گئے تھے، کیوں، اسلئے کہ انہوں نے نئے سپر جیٹ تیار کر لیے تھے۔ اور، وہ کچھ بھی نہیں تھے۔ اور اب، وہ جہاز جو انہوں نے گزری جنگ میں استعمال کیے تھے، وہ بیکار ہو چکے ہیں۔ انہیں مزید اُن کی ضرورت نہیں ہے۔ اُن کے پاس جیٹ طیارے ہیں۔ اور، دیکھیں، آپ ہمیشہ ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تاکہ دفاع کیلئے چیزوں کو بہتر بنایا جائے۔

(120) لیکن کیا آپ جانتے ہیں؟ خُدا کو بہتر بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ خُدا نے اپنے بچوں

کو، اپنے سپاہیوں کو، بہترین چیز عطا کی ہے جو عطا کی جاسکتی تھی۔ جب اُس نے انہیں عطا کیا، تو اُس نے انہیں کیا عطا کیا؟ اُس نے انہیں باغِ عدن میں اپنا کلام عطا کیا، اور انسان کو خُدا کے کلام کے پیچھے محفوظ رہنا تھا، اور کوئی ابلیس اُس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ کلام میں قائم رہیں۔

(121) اب، دشمن جاسوس، شیطان نے، کوشش کی کہ تلاش کر پائے کہ اس میں داخل ہونے

کیلئے وہ کیا کر سکتا ہے۔ پس وہ وہ جانتا تھا کہ وہ یوں ہی سامنے آ کر اُسے بہکا نہیں سکتا، لہذا ایک ہی چیز تھی جو وہ کر سکتا تھا کہ وہ اُسے دلائل پیش کرے۔ اور خُدا آج بھی، اپنی کلیسیا کی محافظت کیلئے، اپنا کلام استعمال کرتا ہے۔ اور شیطان دلائل پیش کرنے کی طاقت کیساتھ گھات لگاتا ہے۔ شیطان جانتا تھا کہ یہی کمزوری ہے۔ دلائل پیش کرنا، یہی وہ مقام ہے جہاں انسان آسانی سے پھنس سکتا ہے۔

(122) آپ کہتے ہیں، ”اب، مجھے آپ سے دلیل کیساتھ بات کرنی ہے۔ اب کیا یہ واقعی بہت ضروری ہے؟“

(123) اگر خُدا نے فرمایا ہے، تو یہ ضروری ہے، پھر چاہے ہمیں رونا پڑے، یا چلانا پڑے، یا کچھ بھی کرنا پڑے۔ اگر خُدا نے فرمایا ہے کہ رُوح القدس کا ہتسمہ ضروری ہے، تو مجھے پرواہ نہیں یہ کتنا مشکل ہے، اور آپ کو کتنی دُنیا ترک کرنی پڑتی ہے، مگر انہی دنوں میں سے کسی دن، زندہ رہنے کیلئے، آپ کو اسکا استعمال کرنا پڑیگا۔ جینے کا بس یہی ایک راستہ ہے۔

(124) ”اب، کیا ہمیں الہی شفا کیلئے محنت کرنی چاہیے، جبکہ ہمارے پاس دُنیا میں بہترین ڈاکٹر موجود ہیں؟“

(125) خُدا نے آپ کو الہی شفا بخشی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آپ کو اسے استعمال میں لانا ہے۔ اُس نے آپ کو رُوح کی نعمتیں عطا کی ہیں۔

(126) اور جیسے ہی شیطان حوا کے پاس گیا، تو اُس نے اُسے دلائل دینا شروع کر دیئے۔ اب، ”واقعی، واقعی، خُدا ایسا نہیں کریگا۔“

(127) آج لوگ کہتے ہیں، ”جہنم جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔“ اُن میں سے بہتیرے آپ کو یہ بتاتے ہیں۔ سمجھ؟ ”اوہ، یقیناً خُدا اپنے بچوں کو بھسم نہیں کریگا۔“

(128) یقیناً، وہ اپنے بچوں کو بھسم نہیں کریگا۔ لیکن ابلیس، اپنے بچوں کو ضرور بھسم کریگا۔ آپ کس کے بچے ہیں؟ یہی اگلی بات ہے۔ دوزخ ابلیس اور اُسکے بچوں کیلئے تیار کیا گیا تھا، نہ کہ خُدا کے بچوں کیلئے۔ اُن میں سے ایک بھی وہاں نہیں جائے گا۔ یہ درست ہے۔ یہ اس پر منحصر کرتا ہے کہ آپ کس کی اولاد ہیں۔

(129) اب، خُدا نے آدم اور حوا کو اپنا کلام عطا کیا تھا، اور اُس نے کبھی اُسے تبدیل نہیں کیا ہے۔ اُس کے پاس ہمیشہ تھا..... ایک مسیحی، یا ایک ایماندار کیلئے، کلام اُس کا دفاع ہے۔

(130) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ ہر عقیدہ ٹل جائے گا۔ ہر تنظیم ٹل جائے گی۔ ہر قوم غرق ہو جائے گی۔ مگر خُدا کا کلام، ابد تک قائم رہے گا۔ ایک وقت آئے گا جب صبح کے ستارے

پھر دوبارہ کبھی نہ چمکیں گے۔ ایک وقت آئے گا جب سورج پھر روشنی نہ دے گا، اور چاند نہ چمکے گا، اور زمین اپنے مدار کے گرد چکر نہ کاٹے گی۔

(131) مگر خُدا کا کلام ہمیشہ یکساں رہے گا۔ جی ہاں۔ یہ ایک ایسی شے ہے جو کبھی جنبش نہ کھائے گی، یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر آپ تکیہ کر سکتے ہیں۔ یہ یقینی ہے۔ خُدا اگر کچھ کہتا ہے، تو یقیناً وہ وقوع میں آئے گا۔

(132) اگر اُس نے، باغِ عدن میں، ایک چھڑانے والے کے متعلق کہا تھا، تو اُسے ایک مسیحا بھیجنا تھا، اُسے یقیناً آنا تھا۔ دیکھیں اُنہوں نے چار ہزار سال انتظار کیا، مگر وہ وہاں ظاہر ہوا۔ اُسے آنا تھا کیونکہ یہ خُدا کا وعدہ شدہ کلام تھا۔

(133) خُدا نے وعدہ کیا ہے وہ اُسے دوبارہ بھیجے گا۔ وہ ضرور آئیگا۔ مجھے پرواہ نہیں کتنے بے دین اور کافر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، چاہے وہ جو کچھ بھی کریں، چاہے کیمونزم جتنا مرضی پھیل جائے، یسوع مسیح آئے گا، اور ایک کلیسیا کو حاصل کرے گا جو لہو سے ڈھلی ہوگی، اور اُسے ہوا میں اُڑا کر آسمان میں لے جائے گا۔ کیوں؟ کیونکہ یہ یقینی بات ہے۔ کیونکہ خُدا کے کلام نے یہ فرمایا ہے۔

(134) ”اگر تو ایمان رکھے، تو سب چیزیں ممکن ہیں۔“ یہ یقینی بات ہے۔ خُدا نے ایسا فرمایا ہے، اور یہ ناکام نہیں ہو سکتا ہے، یہ ہرگز ٹل نہیں سکتا ہے۔ خُدا نے ایسا فرمایا ہے، کاش کہ آپ اُس کیساتھ کھڑے رہیں (اب.....) بس اُس پر ایمان رکھیں، اور اُس کا یقین کریں۔

(135) یہ کوئی غیر یقینی آواز نہیں ہے۔ خُدا کبھی بھی غیر یقینی آواز نہیں دے سکتا ہے۔ عقیدے غیر یقینی آواز دے سکتے ہیں۔ تنظیمیں غیر یقینی آواز کی منادی کر سکتی ہیں۔ مگر خُدا کبھی بھی ایک غیر یقینی آواز نہیں دے سکتا ہے۔ اور یہ خُدا کا کلام ہے۔ اور اس کے متعلق کوئی ایک بھی غیر یقینی بات نہیں ہے۔ اس کی ہر ایک بات یقینی ہے۔

(136) اب، عظیم کلیسیا کو کلام کیساتھ مسلح کیا گیا ہے۔ اب، جب یسوع آیا، کیا اُس نے ان ہتھیاروں کا استعمال کیا تھا؟ یقیناً اُس نے کیا تھا۔

(137) جب شیطان، اپنی پوری طاقت کیساتھ، اُس کے پاس آیا، تو اُس نے کہا، ”اگر تو خُدا کا

بیٹا ہے، تو فلاں، فلاں کام کر۔“

(138) اُس نے کہا، ”یہ لکھا ہے.....“ فوراً واپس کلام میں چلا گیا۔ شیطان نے اُسے تھوڑا اور آزمایا۔ مگر، یسوع دوبارہ ٹھیک کلام میں گیا، ”یہ بھی لکھا ہے.....“

(139) وہ وہاں، اُس کلام پر قائم رہا، اور ہمیں ایک نمونہ دکھایا۔ جیسا اُس نے پہلے کرتھیں میں کہا، پہلا..... بلکہ غالباً یوحنا 14: 13 ہے، ”میں نے تمہیں نمونہ دکھایا ہے۔“ اور یہ ایک نمونہ ہے، تاکہ ہم پورے زور کیساتھ، اور مکمل طور پر خُدا کے کلام پر بھروسہ کریں۔ باقی ہر چیز جھوٹ ہے۔ [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]

(140) کلام ایک ایسی چیز ہے جو یقینی ہے۔ خُدا نے وعدہ کیا ہے۔ اور خُدا اُسے پورا کرنے جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں، ”یہ کام کیسے ہو سکتا ہے؟ کیسے خُدا لوگوں کے ایک گروہ کو، اوپر جانے کیلئے، اُٹھائے جانے والے فضل کیساتھ یکجا کر سکتا ہے؟“ میں نہیں جانتا ہوں وہ یہ کیسے کرے گا۔ یہ میرا کام نہیں ہے کہ سوال کروں کہ وہ یہ کیسے کرنے والا ہے۔ میرا کام بس اتنا ہے کہ اُس کیلئے تیار رہوں۔ اُس نے اس کا وعدہ کیا ہے۔ یہ واقع ہونے والا ہے۔ کلام کیساتھ اپنی کلیسیا کو متحکم کیا ہے۔

(141) اور پہلی چیز دلیل تھی۔ اب وہ کہتے ہیں، ”اب کیا یہ مناسب نہیں ہے، کہ میں فلاں کلیسیا سے تعلق رکھوں، کیا یہ اُس دوسری کلیسیا جیسی اچھی نہیں ہے؟“

(142) صرف ایک ہی کلیسیا ہے جس سے آپ تعلق رکھ سکتے ہیں۔ آپ کبھی بھی اُس میں شمولیت اختیار نہیں کر پائیں گے۔ شاید آپ ایک قیام گاہ، میتھوڈسٹ قیام گاہ، یا ایک پریسبیٹیرین قیام گاہ، یا پنٹسٹ قیام گاہ، یا پینتھی کاٹل قیام گاہ میں تو شامل ہو جائیں۔ مگر یسوع مسیح کی کلیسیا میں آپ جنم لیتے ہیں، پس یہی حقیقی کلیسیا ہے۔

(143) باقی سب قیام گاہیں ہیں، جہاں لوگ ایک ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں، جیسے کوئے ایک ٹہنی پر، اور کبوتر دوسری ٹہنی پر بیٹھ جاتے ہیں، اور۔ اور وغیرہ وغیرہ۔ جب آپ ایک جیسا ہی کھانا کھا رہے ہوتے ہیں، تو یہ آپ کی رفاقت ہے جو آپ ایک دوسرے کیساتھ رکھتے ہیں۔

(144) لیکن جب بات یسوع مسیح کی کلیسیا کی آتی ہے، تو بس ایک ہی مقام ہے۔ اور وہ

پیدائش ہے۔ جنم لینا ہے!

(145) یہ بالکل ایک شخص کی مانند ہے، جیسا میں کئی مرتبہ بتا چکا ہوں، جیسے ایک سیاہ پرندہ ٹہنی پر بیٹھا ہو، اور اپنے پروں میں مور کے پنکھ لگانے کی کوشش کر رہا ہو، اور کہے، ’ارے دیکھو، میں ایک حسین مور ہوں۔‘ سمجھے؟ اُس نے اپنے اوپر، پروں کو لگایا ہوا ہے۔ اگر وہ ایک حقیقی مور ہوتا، تو اُس کی فطرت اُس قسم کے پنکھ پیدا کرتی۔

(146) اگر زندہ خُدا کی کلیسیا واقعی زندہ خُدا کی کلیسیا ہے، تو وہ زندہ خُدا کا کلام پیدا کریگی۔ آپ کو کہیں بھی مور کے پنکھ لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بلکہ ہر ایک پنکھ اُس مور کیساتھ جڑا ہوا ہوگا۔ آپ اُس کا یقین کر سکتے ہیں۔ اور ہر ایک پنکھ جو خُدا کی کلیسیا میں شامل ہوگا وہ خُدا کا کلام ہوگا۔ وہ کبھی بھی کلام کے علاوہ کسی دوسری چیز کو داخل نہیں ہونے دے گا۔ آمین۔ کیونکہ، اُس رُوح کی فطرت صرف اور صرف کلام پیدا کرتی ہے۔ آمین۔ اب مجھے جوش محسوس ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے۔

(147) ایسا کچھ نہیں ہے جو آپ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یا آپ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نہیں بنا سکتے ہیں..... آپ نجات نہیں بنا سکتے ہیں۔ آپ نعمتیں نہیں بنا سکتے ہیں۔ آپ کو انہیں حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یقیناً۔ سمجھے؟ دیکھیں بھڑکھی۔ کبھی بھی، اُون نہیں بناتی ہے۔ اُون اُسکی ملکیت ہے کیونکہ وہ ایک بھیڑ ہے۔ وہ بس اُون پیدا کرتی ہے۔ چیری کا۔ کا۔ کا درخت چیری بناتا نہیں ہے۔ وہ بس چیری کو پیدا کرتا ہے، کیونکہ اُس کی زندگی اسی طرح ہے۔

(148) اور خُدا کی زندہ کلیسیا اسے لگانے کی کوشش نہیں کرتی ہے، تاکہ اسے لگا کر اپنے آپ کو کچھ بنا کر دکھانے کی کوشش کرے۔ خُدا کے فضل سے، وہ جو کچھ ہیں وہی کچھ نظر آتے ہیں۔ اور خُدا کا کلام اُن کیساتھ جڑا ہوا ہے، اور وہ کلام کیساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ کام جو اُس کا مل ہستی، یسوع مسیح، خُدا نے مجسم نے کیے تھے، وہی کام ہر ایک نئے سرے سے پیدا شدہ ایماندار میں ہو کر کرے گا۔ اُس نے یوں فرمایا ہے۔ آمین۔ کوئی دوسری بات نہیں ہے۔ اب، یہ یقینی بات ہے۔

(149) اب، یہ اُس انسان کیلئے۔ کیلئے تھوڑی سی الجھن ہوگی، جس نے کبھی تڑ ہی کی حقیقی آواز نہیں سنی ہے۔ اب، ایک انسان جسے تڑ ہی کے متعلق تربیت نہیں دی گئی ہے، اور اُس نے کبھی نہیں سنی

ہے، خیر، وہ اُلجھن میں پڑ سکتا ہے جب وہ اُس آواز سے مختلف آواز سنتا ہے جو اُس نے سُنی ہوتی ہے۔ اُس نے ہمیشہ یہی سنا ہے، ”کلیسیا میں شامل ہو جائیں۔ اپنا خط یہاں یا وہاں لے جائیں۔“ یہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اُسے یہی کچھ معلوم ہے۔

(150) مگر جب آپ واپس، پاک رُوح کے ہتسمہ کے متعلق بات کرتے ہیں، اور خُدا کی قوت کے بارے میں اور اُن کاموں کے متعلق بات کرتے ہیں جو وہ سرانجام دیتا ہے؛ اور کیسے وہ مردوں اور عورتوں، دونوں کو گناہ آلودہ زندگی سے، پاک کر دیتا ہے؛ اور اُنہیں خُدا پرستی، دیانتداری کیساتھ چلنا سکھا دیتا ہے۔ اور یہ کام وہ کرتا ہے، جیسے ہتسمہ، اور غیر زبانوں میں بولنا، بیماروں کو شفا دینا، بد رُحوں کو نکالنا، نبوت کرنا، نعمتیں، اوہ، روئائیں، اور باقی تمام کام کلیسیا میں سرانجام دیتا ہے۔ ہللو یاہ! یہ درست ہے۔ جب تڑ ہی پھونکی جاتی ہے، تو یہ اُن کیلئے تھوڑی اُلجھن کا باعث بن جاتی ہے جنہوں نے کبھی اِس قسم کی تڑ ہی کو سنا نہیں ہوتا ہے۔

(151) ”اچھا،“ آپ کہتے ہیں، ”میری کلیسیا یہ نہیں سکھاتی ہے۔“ تو پھر وہ انجیل کی تڑ ہی نہیں پھونک رہی ہے۔ تعریف ہو! یہ درست ہے۔

(152) لیکن اُن تربیت یافتہ سپاہیوں کیلئے، ہللو یاہ، جب وہ اِس تڑ ہی کی آواز سُنتے ہیں، تو وہ جانتے ہیں کہ کیسے ترتیب سے کھڑے ہو جانا ہے۔ آگے بڑھ، اے مسیحی سپاہی! جلال ہو! اوہ، یہ یقینی بات ہے!

”آپ کیسے جانتے ہیں یہ یقینی بات ہے؟“

یہ کلام پر قائم ہے۔

”دیکھیں،“ آپ کہتے ہیں، ”ہماری کلیسیا یہ نہیں سکھاتی ہے۔“

(153) مگر تڑ ہی یہی آواز نکالتی ہے۔ میں نہیں چاہتا کسی کلیسیائی عقیدے میں تربیت پاؤں، کیونکہ وہ جنبش کھانگا اور گر جائیگا۔ لیکن اگر آپ نے کلام میں تربیت پائی ہے، تو آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، مگر یہ کلام ہرگز نہ ٹلے گا۔ ہر ایک عقیدہ، اور باقی سب کچھ، ٹل جائے گا۔ یہ کلام کبھی بھی ناکام نہیں ہوگا۔ آمین۔ یہ حقیقی آواز ہے۔ یہ وہ آواز ہے جو میں سُننا پسند کرتا ہوں۔ جی ہاں، جناب۔

”اوہ“، آپ کہتے ہیں، ”میں اسے کیسے جان سکتا ہوں؟“

(154) یسوع نے فرمایا، ”میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں۔ وہ میری تُو ہی کو جانتی ہیں۔“

اُس نے، مقدس یوحنا، 14 باب اور 12 ویں آیت میں یہ فرمایا ہے، ”جو میرا یقین کرتا ہے، یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔“ اب، اُس نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

اگر ایک آدمی کہتا ہے، ”اچھا؟“

(155) عبرانیوں 8:13 میں لکھا ہے، ”یسوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔“

”اوہ“، وہ کہتے ہیں، ”یہ تو فلاں فلاں طریقے سے ہے۔“

(156) اب، ایک حقیقی بھیڑ کہے گی، ”آہ۔ اوہ، اس میں ہلکی سی، کوئی خرابی موجود ہے۔ یہ

آواز ٹھیک سُنائی نہیں دیتی ہے۔ اوہ، یہ ایک فریخِ بربط ہے۔ یہ ایک تُو ہی نہیں ہے، کیونکہ بائبل کوئی غیر یقینی آواز نہیں دیتی ہے۔“

(157) کلام کہتا ہے، ”تم رُوح القدس پاؤ گے۔“ نہ کہ، ”شاید پاؤ گے۔“ ”تم میں سے ہر

ایک، پائیگا۔“ یہ کب تک کیلئے ہے؟ ”تمہارے بچوں، اور تمہاری اولاد کی اولاد، اور اُن دُور کے لوگوں کیلئے بھی ہے، جنہیں خُداوند ہمارا خُدا بلائیگا۔“ وہ تُو ہی کو ہر ایک نسل اور ہر ایک قوم میں پھونکے گا، اور وہ اُس کی آواز سُنیں گے۔ وہ اُس کا یقین کریں گے، صرف وہی جو زندگی کیلئے مقرر کیے گئے ہیں۔ آمین۔ وہ اس کا یقین کریں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ انجیل کی تُو ہی ہے جو آواز دے رہی ہے۔ یہ غیر یقینی نہیں ہے۔ ہر ایک سپاہی جانتا ہے کیسے کھڑے ہونا ہے۔

(158) اب، آپ نے پطرس، یوحنا، اور یعقوب، اور ابتدائی کلیسیا کو، اسی طرح مارچ کرتے

ہوئے دیکھا ہے، کیونکہ، تُو ہی، یسوع، نے فرمایا ہے، ”تم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے، انجیل کی منادی کرو۔“ مرقس 16، پر غور کریں، ”اور جو ایمان لائیں گے اُنکے درمیان یہ معجزے ہونگے۔“ ہم پطرس، یوحنا، یعقوب، اور اُن باقی سب کو، اس پر لیک کہہ کر، مارچ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

(159) اور ہم اُس سے ہٹ کر، کسی دوسرے راستے پر مُڑ رہے ہیں؟ ایک آگے بڑھ رہا ہے،

اور دوسرا پیچھے جا رہا ہے؟ ایک کہہ رہا ہے، ”خیر، یہ کسی اور وقت کیلئے تھا۔ یہ، یہ۔ یہ آواز، کسی دوسرے کیلئے تھی۔“ اوہ، نہیں۔ یہ وہ نہیں ہو سکتی ہے۔

(160) ساری مسیحی فوج اسی ٹرہی کو سنتی ہے۔ خُدا کہتا ہے یہی ٹرہی ہے۔ وہ اسے تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ یہی وہ آواز ہے جسکے بارے میں اُس نے کہا تھا آئیگی۔ ”اسے ساری دُنیا جانے گی،“ اور کلیسیا دُور چلی جائیگی۔

(161) اُن میں سے بعض اُس کی حقیقی آمد کا یقین ہی نہیں کرتے ہیں۔ بائبل فرماتی ہے کہ وہ آئے گا، پس ہم اُس کی آمد کے منتظر ہیں۔ اگر وہ آج رات یہاں نہیں آتا ہے، تو ہم صبح کو اُس کی راہ دیکھیں گے۔ اگر وہ صبح کو یہاں نہیں آتا ہے، تو ہم کل رات کو اُس کی راہ دیکھیں گے۔ اور ہم دیکھنا جاری رکھیں گے۔ اگر ہم سو بھی جائیں، ہمارا۔ ہمارا..... تو ہمارا سونا بے فائدہ نہیں ہے۔ ”کیونکہ خُدا کا زسنگ اُس آخری لکار کی آواز کو پھونکنے کا، اور وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہوں گے اُن کیساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خُداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خُداوند کیساتھ رہیں گے۔“ یہی ٹرہی کی آواز ہے۔ چاہے میں زندہ رہوں یا میں مر جاؤں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ میں اُس آواز کو سنوں گا۔ میں جی اٹھوں گا۔ خُدا کو جلال ملے! اٹھیں۔ اوہ، جی ہاں۔ جی ہاں۔

(162) یسوع نے کہا، کہ، ”میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔“ اور وہ کلام مجسم ہوا تھا۔ چنانچہ..... اسی طرح اُسکی بھیڑیں اُسے پہچانتی ہیں۔

(163) اب فریسیوں اور اُن باقیوں کو اُس زمانہ میں دیکھیں، ”اوہ،“ وہ کہتے تھے، ”یہ آدمی بعلزبول ہے۔“ جبکہ اُس نے اُس عورت کو کنوئیں پر بتایا، وہاں، اُس کے گناہ ظاہر کر دیئے، وہ کتنے شوہر کر چکی ہے، جبکہ اُس نے تنن ایل کو بتایا وہ کہاں تھا، جب فلپس نے اُسے بلایا تو وہ ایک درخت، یعنی انجیر کے درخت کے نیچے، دُعا کر رہا تھا، پھر، کیوں اُس زمانہ کے اُستادوں نے کہا، ”یہ آدمی بعلزبول ہے۔ یہ شیطان ہے۔ یہ قسمت کا حال بتانے والا ہے۔“

(164) مگر پطرس، یوحنا اور یعقوب، اور باقیوں کیساتھ ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ اُسے جان

چکے تھے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ جانتے تھے خُدا نے فرمایا تھا کہ جب مسیحا، موسیٰ کے الہامی سخن کے مطابق آئے گا، تو وہ ایک نبی ہوگا۔ اور جب اُنہوں نے وہ باتیں مکمل طور پر پوری ہوتی ہوئی دیکھیں، تو وہ جان گئے، بھیڑوں کی خوراک یہی ہے۔ وہ جان گئے زرسنگا یہی ہے۔ اور اُنہوں نے اُس کی پیروی کرنا شروع کر دی۔ ”میری بھیڑیں آواز پہچانتی ہیں،“ کیونکہ اُنہوں نے خُدا کے کلام کو مجسم ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔

(165) اب، آج کے لوگ، یقین نہیں کرتے ہیں کہ رُوح القدس کے ہتسمہ جیسی کوئی چیز ہے۔ یہاں چلے آئیں یا کسی دوسری جگہ چلے جائیں جہاں اُن کے پاس رُوح القدس موجود ہے، اور وہ جانتے ہیں خُدا کا وعدہ مکمل طور پر پورا ہوتا ہے، کیوں، ”کیونکہ میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں۔“ وہ تڑہی کی آواز کو پہچانتی ہیں کیونکہ یہ بائبل ہے۔ ”یَسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔“ وہ آج بھی کامل طور پر، عبرانیوں 8:13 ہے۔

(166) اب، مجھے پرواہ نہیں، اور نہ اس سے ذرا سافرق پڑتا ہے کہ کتنی زیادہ کلیسیائیں ہارن بجا رہی ہیں۔ ہم نے بہت زیادہ کلیسیائی ہارن کو حاصل کر رکھا ہے، آپ جانتے ہیں، ہر جگہ آوازیں دے رہے ہیں، پکار رہے ہیں، ”اوہ، معجزات کے دن گزر چکے ہیں۔ الہی شفا جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔“ (167) اوہ، حقیقی بھیڑیں ایسا کچھ بھی نہیں سنتی ہیں۔ بلکہ وہ اُس مثبت، تڑہی کو سنتی ہیں۔

(168) ایک کلیسیائی ہارن کسی بھی طرح کی آواز نکال سکتا ہے۔ شاید آپ..... دیکھیں آج کیا حاصل کر لیا گیا ہے، کلیسیائی ہارن حاصل کر لیے گئے ہیں۔ ایک اس طرف بھاگ رہی ہے، اور دوسری اُس جانب بھاگ رہی ہے۔ اور ابلیس آرام سے بیٹھا ہوا ہے، اور کہتا ہے، ”لڑکے، یہ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ یہ کافی ہے۔ مجھے اپنا ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔“

(169) مگر، بھائی، ان سب کو ایک مرتبہ تھھیار اُٹھا لینے دیں، اور واپس سپہ سالار کا حکم ماننے دیں۔ اوہ، میرے خُدا! پھر آپ، ”مارچ کرتے ہوئے، مسیحی سپاہی دیکھیں گے،“ ٹھیک ہے، جو ہارن کو نہیں سنیں گے، بلکہ تڑہی کو سنیں گے۔

(170) آئیں بس ایک منٹ، کیلئے رُکتے ہیں، اور پیچھے جاتے ہیں اور چند ایک پر نظر کرتے

ہیں۔ ہم ختم کرنے کو ہیں، کیونکہ میں آپ کو یہاں زیادہ دیر روکنا نہیں چاہتا ہوں۔ مگر دوبارہ پیچھے چلتے ہیں اور چند ایک پر غور کرتے ہیں جنہوں نے اس آواز کو سنا۔ آئیں انہیں لیتے ہیں..... اور وہ یقین تھے۔ اب، میں نے آپ کو ہر مشکوک چیز دکھا دی ہے۔ آئیں تھوڑی دیر کے لئے، ایک قدیم کردار کو لیتے ہیں۔

(171) آئیں ایوب نبی کو لیتے ہیں۔ اب، وہ شخص ایک آزمائش سے گزرا، مگر وہ جانتا تھا کہ خُدا کی مانگ سوختنی قربانی ہے۔ یہی خُدا کی مانگ تھی، اور وہ بس یہی کچھ چاہتا تھا۔ اور کوئی پرواہ نہیں کہ اُس کے گھرانے پر کس قدر مصیبت ٹوٹ پڑی تھی..... خُدا ہمیشہ یہ نہیں کرتا.....

(172) جب آپ کسی شخص کیساتھ کچھ غلط ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ اُسے خُدا کی طرف سے ملامت کی گئی ہے۔ اور شاید ایسا بھی نہیں ہوتا ہے کہ وہ خُدا کی مرضی سے باہر ہے۔ وہ اپنے دل میں جانتا ہے کہ آیا وہ اُس کی تڑبی کو سن رہا ہے یا نہیں۔

(173) خُدا کی مانگ سوختنی قربانی تھی، اور ایوب ٹھیک اُس پر قائم تھا۔ یہ بات ہے۔ انہوں نے کہا، ”ایوب، تُو ایک پوشیدہ گنہگار ہے۔ تُو کوئی ایسا کام کر رہا ہے جو غلط ہے۔“ مگر وہ بہتر جانتا تھا۔ وہ اپنے مقام پر قائم تھا، کیونکہ اُس نے تڑبی کی آواز سنی تھی، اور وہ ٹھیک اُس آواز کیساتھ قائم رہا۔

(174) اور، آخر کار، ٹھیک آخری وقت میں، جب وہ پہنچا..... املیس کو اُس پر اختیار دیا گیا تھا، اور اُس کے گھرانے کو چھین لیا گیا تھا، اور اُس کے بچے، اُس کے اُونٹ، اور اُس کی ساری دولت بھی چھین لی تھی، اور اُس کی صحت کو بھی برباد کر دیا تھا۔ وہ راکھ اور خاک پر بیٹھ گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ مگر اُس وقت اُس نے کہا، ”میرا مخلصی دینے والا زندہ ہے۔ اور آخری دن وہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ چاہے کھال کے کیڑے اس بدن کو برباد کر دیں، مگر پھر بھی میں اپنے بدن میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔“ اس بارے میں ذرا بھی غیر یقینی نہیں تھی، کیا تھی؟ نہیں، ”میرا۔ میرا۔ میرا۔ میرا خیال ہے وہ زندہ ہے۔“ اُس نے کہا، ”میں جانتا ہوں وہ زندہ ہے، اور آخری دن وہ دوبارہ زمین پر کھڑا ہوگا۔ چاہے کھال کے کیڑے اس بدن کو برباد کر دیں، مگر پھر بھی میں اپنے بدن میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔“ اوہ، میرے خُدا یا! اور ایسا ہوا۔ وہ کامل طور پر یقین تھا۔

(175) ابرہام، ایک دن کھیت میں ٹہل رہا تھا، اور خُدا کو کہتے ہوئے سُنّا، ”ابرہام، میں کچھ کرنے جا رہا ہوں.....“ وہ ابرہام سے تحریری کلام سے پہلے ملا تھا، اور اُس نے فرمایا، ”ابرہام، میں تجھے تیری بیوی سارہ، کے وسیلہ ایک بیٹا دینے والا ہوں۔“ اور وہ اُس وقت پینسٹھ سال کی ہو چکی تھی، اور ابرہام پچھتر برس کا ہو چکا تھا۔ اور وہ اس بات کیلئے تیار ہو گئے، اور وہ گواہی دینے سے شرماتا نہیں تھا۔ وہ جان گیا تھا وہ بیٹا حاصل کرنے جا رہا ہے۔

(176) اور بائبل کہتی ہے، ”وہ خُدا کے وعدہ پر بے اعتقادی کے سبب سے ڈگمگایا نہیں، بلکہ پوری طرح سے مضبوط ہو گیا تھا۔“ آمین۔ مکمل طور پر مائل تھا، اس کا مطلب ہے کہ اُس نے حتمی طور پر ملاقات کر لی تھی۔ آمین۔ یہ بات ہے۔ راستے کا اختتام حتمی ہے۔ یہی آخری چیز ہے۔ یہی۔ یہی۔ اس کا نچوڑ ہے۔

اُس نے کہا، ”میں پوری طرح سے مائل ہوں کہ، خُدا نے جو وعدہ کیا ہے، خُدا اُسے پورا کرنے پر قادر ہے۔“

(177) کیا آپ، کیا آج رات، آپ پوری طرح سے مائل ہیں کہ یہ رُوح القدس ہے؟ کیا آپ پوری طرح سے مائل ہیں، کہ یہی راستہ ہے؟ کیا آپ مکمل طور پر مائل ہیں، وہ ایک شافی ہے؟ کیا آپ مکمل طور پر مائل ہیں کہ وہ بارہ آنے والا ہے؟ کیا آپ مکمل طور پر مائل ہیں کہ وہ کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے؟ آمین۔ مکمل طور پر مائل ہونا ہے! جی ہاں۔

(178) آئیں ایک اور کردار لیتے ہیں، ایلیاہ، وہاں پہاڑ پر کھڑا ہوا تھا۔ اُس نے ایزبل کو اُسکے رنگے ہوئے چہرے کیساتھ ملامت کی تھی، اور وہ ایک طرح سے اب اُس سے تھک گیا تھا۔ تقریباً تمام عورتیں خاتونِ اول کے نقشِ قدم پر چلتی تھیں، اور شاید واٹر ہیڈ جیسے بال کٹوائے ہوئے تھے یا جو بھی اسٹائل اُس زمانہ میں اُنکے پاس تھا۔ اُس نے اُس پر اتنی ملامت کی تھی یہاں تک کہ اب۔ اب وہ اُسے مارنا چاہتی تھی۔

(179) براہِ راست، خُدا نے اُس سے فرمایا، ”وہاں نیچے چلا جا۔ تُو جانتا ہے، یہاں ارد گرد، تقریباً ہفتے میں ہر دو یا تین دن بعد مینہ برستا ہے۔ مگر تُو انہی اب کیسا منے کھڑا ہو جا، اور تُو اُسے بتا دے،

’خُداوند یوں فرماتا ہے۔ جب تک میں نہ کہوں آسمان سے اُس بھی نہ پڑے گی۔‘ ”اوہ، میرے خُدا یا! (180) اُس نے یہ نہیں کہا، ”دیکھ، انھی اب، شاید، یہ اس طرح ہو جائے۔“ ”اوہ، نہیں۔ وہ مکمل طور پر پُر یقین تھا، کوئی غیر یقینی نہیں تھی۔“ ”جب تک میں نہ کہوں، نہ مینہ برسے گا، اور نہ ہی اُس پڑے گی۔“ ”آمین۔ جلال ہو! اوہ، کیوں؟ کیونکہ اُس نے تُری کو سُن لیا تھا۔ یہ یقینی تھی۔ وہ اپنے خُدا کو جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا کچھ تو ہوگا، کیونکہ جب خُدا کلام فرما دیتا ہے، تو آسمان اور زمین ٹل جائیں گے مگر وہ۔ وہ پورا ہوگا، اُسے پورا ہونا ہی پڑتا ہے۔ وہ یقیناً پوری طرح پُر یقین تھا۔

(181) اب، خُدا نے کہا، ”ایلیاہ، میں چاہتا ہوں کہ تُو ملک میں سب سے زیادہ سوکھے مقام پر چلا جا، اُس پہاڑی پر چلا جا جہاں کوئی بہا نہیں ہے۔ مگر تیری خاطر میں نے وہاں کسی کو رکھا ہوا ہے۔“ (182) وہ مکمل طور سے قائل تھا۔ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور کریت کے نالہ کے پاس بیٹھ گیا۔ ”مگر اب میں یہاں اُوپر کیا کروں گا؟“

”میں پہلے ہی کووں کو حکم دے چکا ہوں کہ وہ تجھے کھلائیں۔“

(183) ”اب، وہ کوے کیسے یہ کریں گے..... اب، خُداوند، ایک منٹ ٹھہر جا؟“ ”نہیں، نہیں۔ تُری پہلے ہی آواز دے چکی تھی۔ اور بس یہی کافی تھا۔“ ”یہ کیسے ہونے جا رہا ہے؟ مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔ نہ میں پرواہ کرتا ہوں۔ سمجھ؟ اس کے متعلق فکر مند ہونا میرا کام نہیں ہے۔ یہ خُدا کا کام ہے۔ اُس نے فرمایا ہے کہ اُس نے کووں کو حکم دیا ہے۔“

(184) ”اچھا، خُداوند، کیا تُو مجھے یہ واضح طور پر سمجھائیگا، اور بتائیگا کہ یہ کہاں سے..... وہ کوے عبرانی سیکھنے کیلئے، کس سکول میں گئے تھے؟ کس قسم کا..... کیا گیس والے چولہے پر کھانا پکاتے ہیں یا اُن کے پاس لکڑی والی آگ ہے، وہ کس طرح یہ کریں گے؟ یا وہ کہاں سے..... وہ کس قسم کے جانور کو ذبح کریں گے؟ وہ تو چھوٹے سے پرندے ہیں۔ وہ کیسے میرے لئے ایک گائے کو ذبح کریں گے، اور مجھ تک ایک بیف سینڈویچ لائیں گے؟“ ”سمجھ؟ سمجھ؟ ایسا کوئی سوال نہیں تھا۔

(185) خُدا نے، اپنی۔ اپنی تُری بجائی، اور اُس کی آواز باہر آئی اور فرمایا، ”میں انتظام کر چکا ہوں!“ ”(یہ نہیں، ”ایلیاہ، شاید میں کروں۔“) ”میں انتظام کر چکا ہوں۔“ ”(میں یہ کروں گا۔“)

”بلکہ میں نے پہلے ہی انتظام کر دیا ہے۔“ آمین۔

(186) آج رات بھی، وہی ہمارا خُدا ہے۔ نہ کہ، ”وہ ایسا کریگا۔“ وہ پہلے ہی کر چکا ہے۔

آمین۔ وہ پہلے ہی یہ کام کر چکا ہے۔ آمین۔ نہ کہ، ”وہ کرے گا؛ شاید وہ کریگا؛ غالباً وہ کریگا۔“ بلکہ وہ پہلے ہی کر چکا ہے۔ ”میں کووں کو حکم دے چکا ہوں۔“

(187) اُس نے اپنے رُوح کو تمام انسانوں پر صادر کیا۔ اُس نے اپنی برکات کو نازل کیا۔ وہ عالم بالا پر چڑھ گیا، اور آدمیوں کو انعام دیئے۔ کوئی تو اسے حاصل کریگا۔ اور کوئی اسے رد کر دے گا۔ یہ کیسے آتا ہے یہ میرا کام نہیں ہے۔ یہ بس وہاں آ جاتا ہے۔ خُدا نے فرمایا تھا ایسا ہوگا، اور ایسا ہوا۔ پینتی کوست کے دِن، بطرس نے کہا، ”توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک، اپنے گناہوں کی معافی کیلئے، یسوع مسیح کے نام پر پینتسمہ لے، تو تم رُوح القدس، انعام میں پاؤ گے۔“ وہ کیسے نازل ہوگا؟ میں نہیں جانتا ہوں۔ ”یہ۔ یہ وعدہ تمہاری اولاد، اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے، جنہیں خُدا ہمارا خُدا بلائے گا۔“ اب، آپ اسکی وضاحت اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے ہیں۔ تُو ہی کی آواز صاف ہے، اور میں اس کا یقین کرتا ہوں۔ میں نے اس کی تابعداری کی ہے، اور اسے حاصل کر لیا ہے۔ آمین۔ اب کسی دلیل کے ساتھ مجھے ہٹانے کی کوشش کر کے دیکھ لیں۔ آمین۔ اوہ، میں کامل نہیں ہوں۔ نہیں۔ (188) جیسے اُس رات، اُس ایک سیاہ فام بہن نے، کہا تھا، ”ایڈلر، کیا میں ایک گواہی دے سکتی ہوں؟“

”جی ہاں، محترمہ۔“

(189) اُس نے کہا، ”میں بس ایک بات بتانا چاہتی ہوں۔“ اُس نے کہا، ”میں۔ میں۔ میں۔ میں وہ نہیں بن پائی جو میں بننا چاہتی ہوں۔“ اور اُس نے کہا، ”میں وہ بھی نہیں جو مجھے ہونا چاہیے۔ لیکن، میں بس ایک بات جانتی ہوں، میں وہ نہیں رہی جو میں ہوا کرتی تھی۔“

(190) پس، اسی طرح، اب ہم بھی اس کے متعلق محسوس کرتے ہیں۔ میں وہ نہیں رہا جو میں ہوا کرتا تھا، کیونکہ میں آج رات، خُدا کے فضل کے وسیلے بچا ہوں، اور حکم کے مطابق، رُوح القدس حاصل کیا ہے۔ جو پینتی کوست کے دِن اُنڈیلا گیا تھا، جسکا وعدہ کیا گیا تھا، اور میں نے اس پر ایمان

رکھا۔ کوئی بے یقینی نہیں ہے۔ میں نے آواز سُن لی ہے۔ میں نے اسکی تابعداری کی ہے، اور پُر یقین ہوں کہ یہ وہی ہے۔ یقیناً۔ میں جانتا ہوں یہ وہی ہے۔ یقیناً۔

(191) شمعون، تقریباً اسی سال کا ایک دانا بزرگ تھا، سینکڑوں سالوں تک زمین پر کوئی نبی نہیں آیا تھا، مگر وہ بڑی نیک نامی کیساتھ چل رہا تھا۔ رُوح القدس نے اُس سے ایک دِن بات کی، اور فرمایا، ”شمعون، کیا تُو جانتا ہے، جب تک تُو خُداوند کی نجات کو نہ دیکھ لے تُو رخصت نہیں ہوگا۔“ تعریف ہو!

(192) شاید سردار کاہن نے، کبھی اپنی داڑھی کو سنوارتے ہوئے، کہا ہو، ”شمعون، تجھے اپنی داڑھی کو دوسری طرف سے بھی کنگھی کرنی چاہیے۔“ اُس نے کہا، ”اُس سے ذرا بھی فرق نہیں پڑتا ہے۔“

”مگر تُو کیسے جانتا ہے کہ تُو ٹھیک ہے؟“

”روح القدس نے مجھے بتایا ہے۔ میں نہیں مروں گا۔“

(193) ”وجہ، شمعون، تم ہی، کیوں..... کیوں، تم تو اسی گھڑی مرنے کیلئے تیار ہو۔“

(194) ”اوہ، مجھے پرواہ نہیں تم کیا کہتے ہو۔ مگر خُدا نے مجھے بتایا ہے کہ جب تک میں اُس کی نجات کو نہ دیکھ لوں میں نہیں مروں گا۔ کوئی بے یقینی نہیں ہے۔ میں نہیں مروں گا۔ جب تک میں اُسے نہ دیکھ لوں تب تک میں نہیں مر سکتا۔“ آمین۔ یہ بات ہے۔

”شمعون، تُو ایسا کس طرح کرے گا؟“

”میں، یہ میرا کام نہیں ہے۔“

”شمعون، وہ کہاں پر ہے؟“

”میں نہیں جانتا ہوں۔“

”تُو کیسے جانتا ہے کہ تُو اُسے دیکھے گا؟“

(195) ”خُدا نے ایسا فرمایا ہے۔ یہ بات ہے۔ یہ کلام ہے۔ جب تک میں اُسے نہ دیکھ لوں

مجھے موت نہیں آئے گی۔“ اوہ، میرے خُدا ایا!

(196) ”اوہ، یہ بچپن پر ابورٹھا شخص ہے۔ بلاشبہ، یہ اپنا دماغ کھو چکا ہے، آپ جانتے ہیں۔ پس اسے اکیلا چھوڑ دو۔“

(197) مگر کسی بھی طرح، اُس نے اُسے دیکھا۔ جی ہاں، جناب۔ خُدا اُن لوگوں کے لئے راہ بنادیتا ہے جو اُسکے کلام کو قبول کر لیتے ہیں۔

(198) یسوع، جب وہ یہاں زمین پر تھا، تو وہ لعزر کی قبر پر کھڑا ہوا۔

(199) اور، اِس سے پہلے، اُس نے لوگوں کیساتھ۔ کیساتھ اِس بارے میں بات چیت کی تھی، اور بتایا تھا کہ کیسے، اُس نے ابرہام کو دیکھا تھا، جبکہ وہ ابھی پچاس سال کا بھی نہیں تھا۔ آپ نے غور کیا وہ کس قدر مثبت تھا؟ اُس نے کہا، ”اِس سے پہلے ابرہام پیدا ہوتا، میں ہوں۔ میں ہوں۔“ نہ کہ، ”میں تھا، یا، میں ہوں گا۔“ بلکہ، ”میں ہوں۔ میں حقیقی ہوں۔“

(200) پھر، اُس نے کہا، اِس سے پہلے کہ وہ وہاں، لعزر کی قبر پر جاتا، اُس نے کہا، اور مر تھا کو بتایا، اُس نے کہا، ”قیامت، اور زندگی میں ہوں۔“ نہ کہ، ”مجھے ہونا چاہیے، یا میں ہوں گا۔“ بلکہ، ”میں ہوں۔“ آمین۔

(201) ”اگر تُو یہاں ہوتا، تو میرا بھائی، ہرگز نہ مرتا۔ لیکن خُداوند، اب بھی، جو کچھ تُو خُدا سے مانگے گا، خُدا تجھے وہ دے دے گا۔“

اُس نے کہا، ”تیرا بھائی دوبارہ جی اُٹھے گا۔“

(202) ”اوہ، وہ روز قیامت، آخری دن دوبارہ جی اُٹھے گا۔ وہ ایک اچھا لڑکا تھا۔ ہاں، مجھے

یقین ہے وہ جی اُٹھے گا۔“

(203) مگر یسوع نے، تھوڑا سا اُوپر ہو کر خود کو، سیدھا کیا، اور کہا، ”مگر قیامت اور زندگی تو میں ہوں۔“ نہ کہ، ”میں ہوں گا، یا مجھے ہونا چاہیے،“ یا وغیرہ وغیرہ۔ ”میں ہوں۔“ کوئی دوسری بات نہیں، کوئی تھر تھر ہٹ نہیں، اسکے متعلق کوئی تزلزل نہیں تھا۔ کوئی بے یقینی نہیں تھی۔ وہ مثبت تھا۔

(204) ”قیامت اور زندگی میں ہوں۔ اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، گودہ مر جائے، تو بھی زندہ

ہے۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا۔“ نہ کہ، نہ کہ، شاید وہ نہ

مریں۔ شاید وہ نہیں مریں گے۔“ ”بلکہ وہ ابد تک کبھی نہ مریں گے۔ اس کے متعلق کوئی بھی۔ کوئی بھی بے یقینی نہیں ہے۔ وہ نہیں مریں گے۔“

(205) ”جو میرا کلام سُنا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے، اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا، بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“

(206) ”کیا اُن پر سزا کا حکم نہیں ہونا چاہیے؟“ وہ عدالت میں نہیں لائے جائیں گے۔ آمین۔ اُس نے میری سزا اٹھالی۔ اب مزید کوئی کام نہیں ہے۔ آمین۔ آپ یہاں ہیں۔ ”موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں۔“ اوہ!

(207) اب اُس نے کہا وہ اس کا یقین کرتی ہے۔ اب، یسوع نے کبھی نہیں کہا، ”خیر، تُو جانتی ہے، کیونکہ تُو اس کا یقین کرتی ہے، اور تُو جانتی ہے کہ میں کلام ہوں، اور۔ اور میں۔ میں..... تُو جانتی ہے کہ میں وہی ہوں جو آنے والا تھا۔ تُو نے اس کا اقرار کیا ہے۔ تُو اس کا یقین کرتی ہے۔ میں تجھے بتاؤنگا ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آؤ اکٹھے ہو کر بزرگوں کے پاس چلتے ہیں، وہاں جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں ہم اس کے بارے میں کیا کر سکتے ہیں۔“ ”نہیں، نہیں۔ اُس نے کہا، ”میں کرونگا.....“ نہ کہ، ”چلو وہاں جا کر دیکھتے ہیں کیا میں اُسے زندہ کر سکتا ہوں۔“ ”بلکہ میں جا کر اُسے جلاؤنگا۔“ آمین۔ نہ کہ، ”میں۔ میں کوشش کرونگا۔“ ”بلکہ میں کرونگا۔“ کوئی بے یقینی نہیں تھی۔ اُس میں کوئی غیر یقینی آواز نہیں تھی، جبکہ اُس نے فرمایا، ”میں کرونگا۔ میں کرونگا۔“

(208) اُسی ہستی نے جس نے فرمایا، ”میں کرونگا،“ اُسی نے آپ سے بھی ایک وعدہ کیا ہے۔

ہَلّو یاہ! اوہ، میرے خُدا یا! آمین۔

”میں جاؤنگا اور اُسے اٹھا کھڑا کروں گا۔“

(209) اُس نے دوبارہ فرمایا، ”اس ہیکل کو گرا دو، اور میں دیکھوں گا میں اس کے متعلق کیا کر پاؤنگا؟“ ”تم اس ہیکل کو گرا دو، اور میں اسے دوبارہ تین دنوں میں اٹھا کھڑا کروں گا۔“ کوئی بے یقینی نہیں تھی۔ ”اب میں کوشش کرونگا۔ تم سب آس پاس کھڑے ہو جانا اور دیکھنا کیا میں ایسا کر پاؤنگا یا نہیں؟“ ”آہ، نہیں۔“ ”میں اسے اٹھا کھڑا کروں گا۔“ کوئی بے یقینی نہیں تھی۔ ”میں اسے اٹھا کھڑا کروں

گا۔ تم۔ تم۔ اسے گرا دو؛ میں اسے دوبارہ اٹھا کھڑا کرونگا۔“ اوہ، میرے خُدا! (210) کیوں؟ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ وہی ہستی ہے، جسکے متعلق داؤد نے، کلام مُقدس میں کہا تھا۔ ”میں اُس کی جان کو پاتال میں سڑنے نہ دوںگا، نہ ہی اپنے مُقدس کو برباد ہونے دوںگا۔“ اور وہ جانتا تھا کہ وہ کلام کے اُس وعدہ میں شامل ہے، پس اسی وجہ سے وہ مثبت رہا۔ (211) اب، کیا ہم مثبت نہیں ہو سکتے ہیں؟ ہم تمام باتوں کیلئے، اُسے، ایک نمونہ لیں۔ جہاں تک خُدا کا کلام فرماتا ہے، کیا ہم کلام کے بارے میں مثبت نہیں ہو سکتے ہیں جیسے وہ کلام کے بارے میں مثبت تھا؟

(212) ”قیامت اور زندگی میں ہوں۔“ ”میں دوبارہ اسے اٹھا کھڑا کروں گا۔“ آمین۔ کیوں؟ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کلام نے اُسکے متعلق بیان کر رکھا ہے، اور وہ منظر پر آنے کیلئے پُر یقین تھا۔ (213) میں وہ شخص ہوں جو یہاں یوحنا 5:24 میں ہوں، ”جو میرا کلام سُنا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے، اور میں آخری دن اُسے دوبارہ اٹھا کھڑا کروں گا۔ اُس پر سرِ اکا حکم نہیں ہوتا؛ بلکہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“ یہ ہم لوگ ہیں۔ پھر ہم کس چیز سے خوفزدہ ہیں؟ مسئلہ کیا ہے؟

(214) اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ آپ نے کس برانڈ کے کپڑے پہن رکھے ہیں؟ آپ خود کو یہ، وہ، اور فلاں کہتے ہیں۔ خُدا کے فضل کے وسیلہ، ہم سب خُدا کے بچے ہیں۔ خُدا کے فضل سے، ہم رُوح القدس سے معمور ہوئے ہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ آیا یہ شخص وہ ہے یا کوئی دوسرا ہے، آیا یہ پریسیڈنٹ ہے، مینٹھو ڈسٹ ہے، یا پھر ہینڈل ہے؟ اگر وہ رُوح القدس سے معمور ہے، تو اُس نے اپنے اندر جی اٹھنے والی زندگی کو پالیا ہے۔ آمین۔ جی ہاں۔ اب، پینتی کوست کے دن.....

(215) یسوع نے انہیں، لوقا 24:49 میں بتایا، ”دیکھو، میں ایک وعدہ نازل کروں گا۔“ نہ کہ، ”شاید ایسا کروں گا۔“ میں دیکھوں گا میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں۔“ ”بلکہ میں تم پر اپنے باپ کا وعدہ نازل کروں گا۔ وہاں یروشلیم شہر میں جا کر بالا خانہ پر بٹھیر جاؤ اور انتظار کرو جب تک کہ تمہیں قوت کا لباس نہ مل جائے۔“

(216) اب، کیا ہوتا اگر تھوڑے سے انتظار کے بعد، چھ دنوں کے بعد، اُنہوں نے کہا ہوتا، اوہ، ”اب ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ مجھے یقین ہے ہمیں اُسے ایمان کیساتھ قبول کر لینا چاہیے۔ کیا تم بھی ایسا ہی نہیں سوچتے ہو؟“

(217) کیا ہوتا اگر یعقوب کہہ دیتا، اور نویں دن پر۔ پر، بولتا، ”شمعون، ایک منٹ کیلئے یہاں آنا۔ تُو جانتا ہے، اگلے دن مجھے ایک خاص طرح کا احساس ہوا تھا۔ سمجھے؟ اور تُو جانتا ہے میں کیا یقین کرتا ہوں؟ میں۔ میں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ نہیں چاہتا ہے ہم یہاں مزید انتظار کرتے رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم۔ ہم نے پہلے ہی اُسے حاصل کر لیا ہے۔ کیا تجھے بھی ایسا ہی نہیں لگتا ہے؟ آؤ اپنی خدمت کو شروع کرتے ہیں۔ آؤ اپنی خدمت کو جاری کریں؟“ اوہ، ایسا کبھی نہیں ہونا تھا۔

(218) کیوں؟ وہ جانتے تھے کہ نبی نے فرمایا تھا۔ اب سنیں۔ نبی نے فرمایا تھا، ”حکم پر حکم، حکم پر حکم، قانون پر قانون، قانون پر قانون ہے، تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں۔“ ”جو اچھا ہوا اُسے پکڑے رہو۔“ ”لیکن وہ بے گانہ لبوں اور اجنبی زبان سے ان لوگوں سے کلام کرے گا۔ جن کو اُس نے فرمایا، یہ آرام ہے، سبت ہے۔“ وہ جانتے تھے اُس کے نازل ہونے سے کچھ ہوگا۔

(219) ”آخری دنوں میں میں اپنا رُوح نازل کرونگا۔“ یوایل 2:28، ”اور خُدا فرماتا ہے، آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ، میں ہر فردِ بشر پر اپنی رُوح نازل کروں گا۔ اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے۔ بلکہ میں اُن ایام میں، غلاموں اور لونڈیوں پر اپنی رُوح نازل کروں گا۔ اور میں زمین و آسمان میں۔ میں عجایب ظاہر کروں گا، یعنی خون، اور آگ، اور دُھویں کے ستون۔“

(220) وہ جانتے تھے کہ رُوح القدس کے نزول کیساتھ کوئی نہ کوئی خاص تجربہ جڑا ہوا ہے۔ وہ کوئی غیر یقینی آواز نہیں سُن رہے تھے۔ مگر جب اُنہوں نے کسی شے کو جنبش کرتے ہوئے محسوس کیا، اور بائبل کے ثبوت کو اُس شے کیساتھ جنبش کرتے دیکھا، تو وہ بے یقینی میں نہ رہے۔ تب وہ باہر گلیوں میں نکل گئے۔ اوہ، میرے خُدا! وہ پُر یقین تھے یہی رُوح القدس ہے۔

(221) آپ جانتے ہیں وہ کس قدر پُر یقین ہو گئے تھے؟ یہاں تک کہ، پطرس، وہ ادنیٰ سا اُن پڑھ شخص، ایک ڈبے یا ایک تختے پر کھڑا ہو گیا، اور کہا، ”اے یہودیہ کے رہنے والو،“ ایک لڑا کے مر غے

کی طرح سینہ تان لیا۔ اُس نے کہا، ”اے یہودیہ کے رہنے والو، اور تم جو یروشلیم میں بستے ہو! میں کچھ عرصہ پہلے، تم سے خوفزدہ تھا، مگر اب، میں نہیں ہوں۔ تم یہ جان لو، اور کان لگا کر میری باتیں سُنو۔ کہ جیسا تم سمجھتے ہو یہ نشے میں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ وہ بات ہے۔“ ”ہمیں اُمید ہے یہ وہی بات ہے؟“ ”ہمیں بھروسہ ہے یہ وہی بات ہے؟“ بلکہ اُس نے کہا، ”یہ وہ بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی تھی۔“ ہلّو یاہ! اس کے متعلق کوئی بے یقینی نہیں ہے۔ ”یہ وہ بات ہے جو یوایل نبی کی معرفت کہی گئی تھی۔“ اوہ، میرے خُدا یا!

(222) یسوع نے، مرقس 16 میں فرمایا، اور اپنی کلیسیا کو اختیار دیا، ”تمام خلق کے سامنے، انجیل کی منادی کرو۔“ ”اور شاید یہ معجزے ہوں؛ شاید، کبھی کبھار، یہ ظاہر ہوں؟“ ”بلکہ جو ایمان لائیں گے یہ معجزے اُن میں ظاہر ہوں گے۔ ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ وہ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ اگر وہ سانپوں کو ہاتھوں پر اٹھالیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں گے، تو انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اگر وہ اپنے ہاتھ بیماروں پر رکھیں گے، تو وہ اچھے ہو جائیں گے۔“ ”نہ کہ،“ شاید ہوں گے۔“ ”بلکہ وہ ہو جائیں گے۔ ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔“

(223) بہن، بھائیو، میں یہ کہہ رہا ہوں، اگلے کچھ منٹوں میں، میں اس کا خلاصہ بیان کرنے لگا ہوں۔ میں اس کا یقین کرتا ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہر دوسری چیز، کوئی بھی چیز جو اس سے متضاد ہے، وہ درست نہیں ہے۔ میں یقین کرتا ہوں، ہر وہ چیز جو اس کے خلاف ہے وہ ناکام ہو جائیگی۔ میں اُس پر ایمان رکھتا ہوں، اور مجھے پرواہ نہیں کتنے کمونزم، یا کتنے فلاں ازم اور فلاں ازم، یا چرچ ازم اور رومن ازم، یا باقی تمام، امریکن ازم یا جو کوئی بھی ہیں وہ سب ناکام ہو جائیں گے۔

(224) مگر کلامِ ابد تک قائم رہے گا، کیونکہ وہ کلام ہے۔ اور اس سے پہلے وہ کلام ہوتا، وہ ایک خیال تھا۔ اور کلامِ خیال کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ابدیت میں، خُدا کے، ذہن میں یہ خیال آیا تھا۔ اور اُس نے اپنی سوچ کا اظہار کیا۔ تو وہ کلام بن گیا، اور کلامِ مجسم ہوا۔

(225) یہی وجہ ہے، جب اُس نے ایک مسیحا کے متعلق کہا تھا، تو پھر ایک مسیحا کا آنا ضروری تھا۔

اُس نے فرمایا تھا کہ آخری دنوں میں ایک کلیسیا اُٹھے گی، جس پر کوئی داغ یا جھری نہیں ہوگی؛ تو پھر ایسی کلیسیا آئیگی۔ بلوہ! اُس نے یہ فرمایا تھا۔ میں اُس کا کلام لیتا ہوں۔ میں اُس کا یقین کرتا ہوں۔ (226) میں یقین کرتا ہوں ہر اُس ایماندار کیساتھ رُوح القدس کا وعدہ ہے جو ایمان رکھے گا۔ میں یقین کرتا ہوں پطرس نے، پینتی کوسٹ کے دن، جب اُس نے اُس خاص پیغام پر منادی کی، اور اُن سب کو بتایا کہ توبہ کریں اور ہتسمہ لیں، تو اُن میں یہ نشان، اور یہ بات پوری ہوگی۔ ”جو کوئی خُداوند کا نام لے گا وہ نجات پائے گا۔“ میں اِس کے سچ ہونے کا یقین کرتا ہوں؛ اور اِس پر قائم ہوں۔ میں نے اِسے مجسم ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(227) میں جانتا ہوں میں اِس کیلئے جنگ کر رہا ہوں۔ اور میں جانتا ہوں میں تلواٹکا نے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اِس سے پہلے کہ میں تلواٹکا پاؤں، مجھے ہر ایک رکاوٹ، اور ہر کانٹے کو، اور باقی تمام چیزوں کو کاٹنا ہے، تاکہ اُن کو راستے سے ہٹا دوں۔ لیکن ہر مرتبہ جب آپ ایک قدم بڑھاتے ہیں، تو آپ منزل کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ آمین۔ صرف تلوار اٹھالیں اور اُسے کاٹ ڈالیں۔ (228) آپ میں سے بہتروں کو پال ریڈر یاد ہے، ایک ٹیش قیمت دوست تھا۔ میں ایک جوان مناد تھا، بلکہ لڑکا ہی تھا۔ میں اُسے سُننے کیلئے، ریڈیگر ٹیر نیکل، فورٹ وین جایا کرتا تھا۔ بہترین جوشیا شخص تھا! وہ پیچھے کی جانب ہو جاتا تھا، اور اپنی پتلون کو تھوڑا کھینچ لیتا تھا، اور اپنے ہاتھوں کو بلند کر لیتا تھا اور ایک ریچھ کی مانند دھاڑتا تھا، اور میں سوچتا تھا کہ شاید وہ پلپٹ سے چھلانگ لگا دے گا۔ جب وہ..... اور وہ ایک متن شروع کرتا تھا، جی ہاں، اُسے پیدائش سے لیتا، اور مکاشفہ میں اُس کا اختتام کرتا تھا، اور آگے پیچھے سے ظاہر کرتا تھا۔ پال واقعی کمال شخص تھا۔

(229) ایک دن بات کرتے ہوئے، اُس نے کہا، ”میں اور یگن میں لکڑیوں کو کاٹا کرتا تھا،“ جہاں سے وہ آیا تھا۔ کہا، ”آپ جانتے ہیں، ایک دن،“ اُس نے کہا، ”میں۔ میں خدمت کے میدان میں، بہت دُور نکل گیا تھا۔“ میں بھول گیا ہوں وہ کہاں گیا تھا۔ اور وہ مشنری کام کرتا تھا۔

(230) وہ خُدا کا یقین کرتا تھا، اور الہی شفا کا یقین کرتا تھا۔ اور پال نے کہا، ”یہ ٹھیک یہاں اُس مقام پر کھڑی ہے جہاں دنیاوی کلیسیا آج کھڑی ہے، اُس نے کہا، ”اِن کاموں کی بجائے جو میں نے

آپ لوگوں کے ساتھ کیے ہیں، کاش میں اپنا فضل کا پیغام ریڈ ہوٹ پینٹی کاسٹلوں کے حوالے کر دیتا،“ کہا، ”یہ میرے لئے پریشانی کا سبب بن گیا ہے، اور ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں جہاں میں لاکھوں ڈالرز کا مقروض ہو گیا ہوں۔ میں نے یہاں تک اذیت اٹھائی ہے کہ مجھے کینسر ہو گیا ہے، اور اب مر رہا ہوں۔ کاش کہ میں نے اپنا فضل کا پیغام ریڈ ہوٹ پینٹی کاسٹلوں کے حوالے کر دیا ہوتا، تو ضرور خدا مجھے اس کے عوض عظیم برکتوں سے نوازتا۔“ ٹھیک ہے۔

(231) اُس نے کہا وہ وہاں۔ وہاں جنگلوں میں رہا، اور بلیک واٹر بخاریا کوئی اور بیماری ہو گئی۔ وہ بہت خطرناک تھی۔ اور وہ واپس جنگلوں میں چلا گیا، کیونکہ الہی شفا پر پکا ایمان رکھتا تھا۔ اور اُس نے کہا وہ بیمار اور زیادہ بیمار ہوتا چلا گیا۔ اور اُس نے دُعا، پُر دُعا مانگی۔ اور دشمنیوں میں سے کچھ نے کہا وہ ایک کشتی پر کسی ڈاکٹر کو لینے جا رہے ہیں۔ دیکھیں، انہیں ایک ڈاکٹر کو لانے میں کئی دن لگ جاتے تھے۔ اور اُس نے کہا، ”میں۔ میں۔۔۔۔۔ ایسا مت کرو۔ بس اکیلا چھوڑ دو۔“ کہا، ”اگر خدا مجھے شفا نہیں دیتا، تو پھر میں گھر آ رہا ہوں۔“

(232) پس اُس نے کہا اُس کی بیوی اُس کے ساتھ کمرے میں ٹھہر گئی۔ اور تاریکی پر تاریکی چھا رہی تھی۔ اور کہا کہ اُس نے اپنی بیوی کو بلایا، اور کہا، ”بیاری، میرا ہاتھ تھام لو۔“ کہا، ”بس میرے لئے دُعا کرتی رہو۔ اب تاریکی چھاتی جا رہی ہے۔“ کہا، ”مجھے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ پر چھائیاں میرے گرد پھیل رہی ہیں۔“ اُس نے کہا، ”تھام لو۔۔۔۔۔ بس میرا ہاتھ تھام لو اور دُعا کرو، جبکہ میں رخصت ہو رہا ہوں۔“ اُس نے خود کو، خدا سے ملنے کیلئے بالکل تیار کر لیا تھا۔

(233) اور وہ بے خودی میں چلا گیا۔ اور اُس نے کہا اُس نے خواب دیکھا کہ وہ دوبارہ یہاں اور یگن میں موجود ہے، اور ایک جوان شخص ہے، اور لکڑی کاٹ رہا ہے۔ اور بتایا کیمپ کے بوس نے کہا، ”پال، وہاں اوپر پہاڑ پر اُس فلاں جگہ پر چلے جاؤ، اور ایک فلاں ساز کا، درخت کاٹ کر لاؤ۔“ (234) اُس نے کہا وہ اپنی مضبوط ٹانگوں کیساتھ پہاڑ پر بھاگ گیا، اور اُس پیڑ کو کاٹ ڈالا، اور اُسے گرا دیا، اور کھلاڑے کیساتھ اُسے کاٹ دیا۔ اُس نے کہا یہ صنوبر کتنا نرم ہے، بلکہ اُس کا تیز، بڑا، اور دونوں طرف سے تیز کیا ہوا کھلاڑا کتنی آسانی سے اُس صنوبر کو کاٹ رہا تھا۔ اور اُس نے اُسے پکڑ لیا،

اور سوچا، ”ٹھیک ہے، میں اسے پہاڑ سے نیچے لے جاؤں گا۔“

(235) اُس مضبوط، اور پھلے شخص نے کہا، ”میں نے اپنے گھٹنوں کو ایک ساتھ جوڑنے کی ٹریننگ لی ہوئی تھی، اور اُسے اپنی کمر پر رکھ لیا، جو ایک شخص کا مضبوط تر حصہ ہوتا ہے۔“ اُس کے مضبوط مسلز اُسکی کمر اور کندھوں، اور اُسکی ٹانگوں کی پچھلی جانب تھے۔ کہا، ”میں ایک بڑی اُلٹھ اٹھا لوں گا،“ اُسے اپنے کندھے پر رکھ لوں گا، اور یہاں سے چل دوں گا۔ مگر کہا، ”وہ تو بس ایک عام سی لٹھ تھی، لیکن،“ کہا، ”میں صرف.....“ [بھائی برنہم سے مائیکروفون سرک جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔] (میں معذرت چاہتا ہوں۔) اور کہا، ”مگر میں اُس لٹھ کو ہلانہیں پایا۔“ میں معذرت خواہ ہوں۔

(236) اُس نے کہا، ”میں اُس لٹھ کو ہلانہیں سکا۔“ اُس نے کہا، ”میں نے زور آزمائی کی، اور میں نے زور لگایا اور کوشش کی کہ اُسے اٹھا لوں، مگر میں اٹھا نہ سکا۔“ اُس نے کہا، ”میں نے اپنی پوری طاقت لگا دی تھی۔“ اُس نے کہا، ”میں اُس تنے کو ہلانہ سکا۔“ اور کہا، ”آخر کار، میں کافی تھک گیا، اور میں بیڑ کیساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور پسینہ پونچھنا شروع کر دیا۔ اور میں پوری طرح تھک چکا تھا۔“

(237) اور اُس نے کہا، ”کچھ دیر بعد، میں نے اپنے بوس کی آواز سنی۔“ مگر کہا، ”وہ ایسی شیریں آواز تھی جو میں نے کبھی سنی ہو۔“ اور کہا، ”جب میں مُرا، تو آواز نے مجھ سے کہا، پال۔ اور میں نے کہا، ”ہاں، مالک، کیا بات ہے؟“ کہا، ”تم اس پر زور آزمائی کیوں کر رہے ہو؟“ اُس نے کہا، ”خیر، آپ نے مجھے اسے وہاں نیچے لانے کو کہا تھا، مگر اس کوشش میں، میں اب بُری طرح تھک چکا ہوں۔ مالک میں۔ میں یہ نہیں کر سکتا ہوں۔ اُس نے کہا، پال، کیا تم وہاں پانی کی بہتی ہوئی دھارا کو نہیں دیکھ رہے ہو؟“ کہا، ”جی ہاں۔“ کہا، ”وہ دھارا سیدھا نیچے کمپ میں اتر رہی ہے۔ تم اسے پانی میں کیوں نہیں پھینک دیتے ہو، اور اُس پر بیٹھ جاؤ اور سواری کرتے ہوئے نیچے کمپ میں آ جاؤ؟“ کہا، میں نے اس کے متعلق کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔“

(238) پس اُس نے اُسے گھماتے ہوئے پانی میں دھکیل دیا، اور اُس پر چھلانگ لگا دی، اور کہا، ”اوہ، میرے خُدا ایا!“ اُس نے پانی کو چھڑکنا شروع کر دیا، اور چھلانگ لگائی، اور اپنی بلند ترین آواز، سے چھلانا شروع کر دیا، اور وہ لہروں سے ہوتے ہوئے، اُس پانی میں سے گزر گیا، اور، اُس لٹھ پر

سواری کی، اور یہ چلاتے ہوئے، نیچے آگیا، ”میں اس پر سواری ہوں! اس پر سواری ہوں!“
 (239) اُس نے کہا، جب وہ ہوش میں آیا، تو پہلی چیز، وہ ٹھیک فرش پر پڑا ہوا تھا، اور اُس کی بیوی اُسکے ساتھ چلا رہی تھی۔ وہ چلاتا جا رہا تھا، ”میں اس پر سواری کر رہا ہوں! میں اس پر سواری کر رہا ہوں!“ بھائیو!

تو میں بکھر رہی ہیں، اسرائیل بیدار ہو رہا ہے،

یہ نشانیاں بائبل نے پہلے سے بتائی ہیں؛

غیر قوموں کے دن گئے جا چکے ہیں، اور غم سے بھرے ہیں؛

”اے بھٹکے ہوئے لوگو، اپنوں میں، واپس لوٹ آؤ۔“

(240) خُدا کے کلام کا پیغام بالکل سچائی ہے۔ مروں یا جیوں، میں اس پر سواری کر رہا ہوں۔

میں نہیں..... میں اس کیساتھ تکرار نہیں کر رہا ہوں۔ میں اس کے متعلق گڑبڑ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا

ہوں۔ میں نے تو بس اسے قبول کر لیا ہے، اور اس پر سواری کر رہا ہوں۔ نقادوں کو سُر اٹھانے دیں۔

میں ہر رکاوٹ کو ہٹا دوں گا۔ انہی دنوں میں سے کسی دن، خُدا کے کلام پر سواری کرتے ہوئے، میں

کیمپ میں جا رہا ہوں۔ آئین۔ میں وہاں پہنچنے کیلئے پُر یقین ہوں۔

آئیں ہم دُعا کرتے ہیں۔

(241) آپ کیوں اپنے گناہوں کے بوجھ کیساتھ زور آزمائی کرتے ہیں؟ آپ کیوں اس

حالت میں پڑے ہوئے ہیں جس میں اب ہیں، اور نہیں جانتے ہیں کہ آپ کہاں کھڑے ہوئے

ہیں، اور ایک چرچ سے دوسرے چرچ، اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک دوڑ لگا رہے ہیں؟ کیوں

نہ آج رات، اپنا بوجھ صلیب پر ڈال دیں، اور کلام پر سواری کریں؟ کیوں آج رات آپ خُدا کا وعدہ

نہیں لے لیتے ہیں اور سواری کر کے الجھن سے باہر نکل آتے ہیں، اور اُس بڑے نیلے، کھلے آسمان

کے نیچے آ جاتے ہیں؟ اُس سے ہاتھ پائی مت کریں۔ اُس سے پریشان مت ہوں۔ فقط اُس پر ایمان

رکھیں، اور اُسے قبول کریں۔ یہ ایسی بادشاہی ہے جو بل نہیں سکتی ہے۔ اس پر سواری کریں۔

(242) اگر آج رات آپ بیمار ہیں، تو خُدا کا وعدہ لے لیں، ”میں خُداوند ہوں جو تجھے تمام

بیماریوں سے شفا دیتا ہوں۔“

(243) ”بھائی برتنم، میں کس طرح شفا پاسکتا ہوں؟ ڈاکٹر نے کہا ہے مجھے دل کا مسئلہ ہے، مجھے کینسر ہے، مجھے یہ، اور وہ ہے، چاہے کچھ بھی ہو۔ میں بہرا ہوں، گونگا ہوں۔ میں اندھا ہوں،“ جو کچھ بھی ہے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ فقط خدا کے وعدہ کو قبول کر لیں اور اُس پر سواری کریں۔

(244) آئیں ایک بڑا عظیم عصا لے لیتے ہیں، اور اُسے یہاں گہرائی میں اتار لیتے ہیں، اور اس کے اوپر تحریر کر دیتے ہیں، ”آج رات ایمان سے دُعا مانگی جا چکی ہے، میں اُس پر سواری کرنے جا رہا ہوں۔ بائبل فرماتی ہے، ایمان سے مانگی گئی دُعا کے وسیلہ بیمار بچ جائے گا، اور خدا اُسے اٹھا کھڑا کرے گا۔ اگر اُس نے کوئی گناہ کیا ہو، تو وہ بھی اُسے معاف کر دیا جائیگا۔“ میں اس پر سواری کر رہا ہوں۔ میں اس کا یقین کرتا ہوں۔“

(245) اگر آپ نے کوتاہیاں کی ہیں، اگر آج رات آپ برگشتہ ہیں تو، ”سنیں جو اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے کامیاب نہ ہوگا۔ مگر جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اُس پر رحمت ہوگی۔“ کیوں اُس کا اقرار نہیں کرتے ہیں؟

”ٹھیک ہے، بھائی برتنم، مجھے کیا کرنا چاہیے؟“

(246) اُس کا اقرار کریں، اور پھر اُس پر سواری کریں۔ خدا نے فرمایا ہے۔ وہ تمہیں ٹھیک تمہارے گناہوں سے دُور لے جائیگا۔

(247) کیا آج رات یہاں ایسا شخص موجود ہے، جس نے کبھی بھی اپنی جان کی نجات کیلئے خدا پر کامل طور پر بھروسہ نہیں کیا ہے، اور چاہتا ہے کہ آپ کو دُعا میں یاد رکھا جائے جبکہ ہم ختم کرنے لگے ہیں؟ کیا آپ اپنا ہاتھ بلند کریں گے، اور کہیں گے، ”بھائی برتنم، میرے لئے دُعا کریں۔ میں اپنی فکریں چھوڑنا چاہتا ہوں۔“ خدا آپ کو برکت دے۔ خدا آپ کو برکت دے۔ ”میں فکریں چھوڑنا چاہتا ہوں.....“ محترمہ، خدا آپ کو برکت دے۔ ”میں اپنی فکریں بھول جانا چاہتا ہوں۔“ بھائی، خدا آپ کو برکت دے۔ وہاں پیچھے خدا آپ کو برکت دے، جناب۔ نوجوان خاتون، خدا آپ کو برکت دے۔ ٹھیک ہے۔ یہ درست ہے۔ خدا آپ کو برکت دے۔ ”میں اپنی فکریں اُس پر ڈال دینا چاہتا

ہوں اور اب فقط اُسکے وعدے پر سواری کرنا چاہتا ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اُس نے یہ وعدہ کیا ہے، جو میرے پاس آئے گا، میں اُسے ہرگز باہر نکال نہ دوں گا۔“

(248) ”نہ کہ میں کیسا محسوس کرتا ہوں، بھائی برتنہم، گزری رات میرے لئے دُعا کی گئی تھی؛

میں کوئی فرق محسوس نہیں کر رہا ہوں۔“ اس بات کا اُس سے ذرا بھی لینا دینا نہیں ہے۔ میں اپنے احساسات پر سواری نہیں کر رہا ہوں۔ میں اُس کے کلام پر سواری کر رہا ہوں۔ یہ اُس کا وعدہ ہے۔

(249) ”بھائی برتنہم، چار یا پانچ مرتبہ، میں مذبح پر آچکا ہوں، اور رُوح القدس کو پانے کی

کوشش کر چکا ہوں۔ مگر میں نے اُسے کبھی نہیں پایا۔“

(250) اس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ صرف اُس لٹھ پر ٹھہرے رہیں، وہ آپ کو سیدھا نیچے کمپ

میں، اُس پہلو ٹھٹھے کے کمپ میں، اُن مقدسین کے کمپ میں لے آئیگی۔ آپ وہاں پہنچ جائیں گے۔

صرف اپنی لٹھ پر ٹھہرے رہیں، اور جتنی طاقت سے آپ سے ممکن ہو پائے بس خُدا کی مدد سرائی کیلئے چلاتے رہیں۔ اُسے حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

(251) جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، کیا آپ واقعی اُس پر سواری کرنا چاہتے ہیں؟ پھر، وہ

ننھی سی شے جو آپ کے دل کو ابھار رہی ہے، تو کیا آپ یہاں آنا چاہیں گے اور مذبح کے سامنے ایک منٹ کیلئے کھڑے ہونگے اور ہمیں اپنے اوپر ہاتھ رکھ کر دُعا کرنے دیں گے؟ آپ کچھ آنے سے ہمیں بہت خوشی ہوگی۔

(252) آئیں اُس ننھی سی شے کو لیتے ہیں جو آج رات آپ کے دل میں اُتر چکی ہے، اور کہیں،

”تم جانتے ہو، کہ تم غلط ہو۔ اب اپنے ہاتھ بلند کر لیں۔“ ٹھیک ہے۔

(253) آپ لٹھ پر چڑھ چکے ہیں، یہ اُس کے وعدہ کی لٹھ ہے؛ وہ پیڑ، وہ صلیب کا ٹی گئی تھی۔

اب اس صلیب کے گرد اپنی ہانہوں کو پیٹ لیں۔ ٹھیک یہاں آجائیں اور کہیں، ”اب میں اُس پر

سواری کرنے جا رہا ہوں۔ ٹھیک اسی گھڑی میں اس کا یقین کروں گا۔ میں اسے قبول کروں گا۔ میں

اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں کبھی تبدیل نہیں ہوں گا۔ جب تک اُس چیز کی تصدیق نہ ہو جائے، میں

ٹھیک اُس کلام کیساتھ قائم رہوں گا۔ اور جب اُس کی تصدیق ہو جائیگی، تو میں ٹھیک آگے بڑھوں گا،

اور دوسری کو پکڑ لوں گا، اور اُس پر سواری شروع کر دوں گا۔“ سمجھے؟

(254) اور لفظ بہ لفظ، قدم بہ قدم، آپ ہر اُس چیز کو ملکیت بنالیں گے جس کا خُدا نے آپ سے وعدہ کیا ہے۔ ”چنانچہ سب چیزیں ممکن ہیں،“ اُن کیلئے جو اُس پر سواری کریں گے۔ اُس کے وعدہ پر سواری کریں، کیونکہ وہ یقینی ہے اور آپ کو کمپ میں لاتا ہے۔ وہ آپ کو خُدا کی حضوری میں لائیگا۔

(255) کیا اب آپ آئیں گے جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں؟ اور ہر اُس شخص سے پوچھ رہے ہیں جو یہاں مذبح پر، چند لمحے دُعا کے لئے کھڑا ہونا چاہتا ہے۔

(256) ”خُداوند، میں اُس پر سواری کر رہا ہوں۔ خُداوند، میں یقین کرتا ہوں۔ میرے سارے شک اُس جیشے میں دفن ہو گئے ہیں۔ خُداوند، میں آ رہا ہوں۔ میں اس کا یقین کرتا ہوں۔ میں آج رات ٹھیک کلام پر تلوٹاؤں گا لگانے لگا ہوں، اور میں اپنے پورے دل کیساتھ اس کا یقین کروں گا۔ میں تجھے تیرے کلام کی بنیاد پر لے رہا ہوں۔“

(257) ایک بیش قیمت خاتون یہاں مذبح پر کھڑی ہوئی ہے، تاکہ۔ تاکہ خُدا کے سامنے ثابت کر پائے کہ وہ واقعی اسے چاہتی ہے۔ کیا آپ نہیں آئیں گے، آپ جنکے سر جھکے ہوئے ہیں، اور آپ کے ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ آپ کو دُعا میں یاد رکھا جائے؟ کیا آپ بس یہاں آ جائیں گے؟ خُدا آپ کو برکت دے۔ صرف اوپر آ جائیں۔ یہی بات ہے۔ ٹھیک اوپر آ جائیں اور یہاں کھڑے ہو جائیں۔ کہیں، ”میں اُس پر سواری کروں گا۔ اے خُدا، تُو نے وعدہ کیا ہے، اور کسی چیز نے میرے دل پر دستک دی ہے، اور ٹھیک اسی وقت آ رہا ہوں تاکہ اُس پر سواری کر پاؤں۔ میں تب تک اُس پر مضبوطی سے قائم رہوں گا جب تک وہ مجھے سیدھا کیپ میں نہیں پہنچا دیتا ہے۔ میں ٹھیک کبریا کے مقدسین کے کمپ میں آ رہا ہوں۔“ خُدا آپ کو برکت دے۔ یہ اچھا ہے۔ جو اُس پر سواری کرنا چاہتے ہیں، اب ٹھیک یہاں آ جائیں۔ بس ویسے ہی جیسے آپ ہیں، ”بغیر کسی دلیل کے، میں جیسا ہوں ویسا ہی آتا ہوں۔“

(258) یاد رکھیں۔ آپ کہتے ہیں، ”کیا وہ ایک پیڑ ہے؟“ جی ہاں۔ ایک مرتبہ، ایک پیڑ کا ٹاگیا تھا، اور اُسے کلوری پر دوبارہ لگا دیا گیا تھا۔ آج رات بس اُس پیڑ پر، خُدا کے وعدوں کیساتھ چھلانگ

لگا دیں، اور اُس کلام کو تھام لیں جو اُس پیڑ پر لٹکا ہوا ہے۔

(259) میں اُس پر سواری کر رہا ہوں۔ میں اپنے پورے دل سے، اس کا یقین کروں گا۔ میں

چاہتا ہوں کہ میں اتنا ضرور کروں کہ یہاں آکر اپنے بھائیوں کیساتھ ہاتھ ملاؤں۔

(260) آپ دلیری کیساتھ کھڑے ہو گئے ہیں، خُدا آپ کو برکت دے۔ میں چاہتا ہوں کہ

آپ یہاں، صرف ایک لمحے کیلئے ٹھہریں، جبکہ ہم دُعا کرتے ہیں۔ میرے بھائی، خُدا آپ کو برکت

دے۔ میری بیش قیمت بہن، خُدا آپ کو برکت دے۔ خُداوند یسوع.....؟..... میرے بھائی، خُدا

آپ کو برکت دے۔ بہن، خُدا آپ کو برکت دے۔ ”میری رہنمائی کریں۔“ وہ دریا پر آپ کی

رہنمائی کرتا ہے۔

(261) یاد رکھیں، مسیح کا ایک خادم ہوتے ہوئے، میں کلام کی منادی کرنے کا ذمہ دار ہوں۔

میں اپنی گواہی کا ذمہ دار ہوں۔ اور میں آج رات یہاں کھڑا ہوں.....

(262) میں پچپن سال کا ایک شخص ہوتے ہوئے، یا تریپن سال کا ہوتے ہوئے یہاں کھڑا

ہوں، بلکہ اپریل میں چون کا ہو جاؤنگا، اور یہاں کھڑا ہوا ہوں اور جانتا ہوں، اور ہو سکتا ہے یہ آخری

رویا ہو، زمین پر شاید میرے آخری چند دن ہوں۔ میں۔ میں شاید آپ کو چند دنوں بعد الوداع کہہ

دوں۔ میں نہیں جانتا ہوں اس کا کیا مطلب ہے۔ صرف ٹیپ کو سنیں اور اپنا نتیجہ نکالیں۔ میں نہیں جانتا

ہوں اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا میں یہاں کھڑا رہ پاؤنگا، اور کسی حد تک یقین کر رہا ہوں کہ شاید یہ

میرے آخری پیغامات ہو نکلے جن کی میں ٹھیک یہاں فیکس میں، منادی کر پاؤنگا، اور اگر کوئی غلط بات

کہی ہو، تو میں جانتا ہوں میری منزل آگے ہے، اور میری باتوں کے مطابق میرا فیصلہ کیا جائے گا؟

(263) میرے بھائیو، میری بہنوں، میں آپ سے یہ کہتا ہوں۔ آپ عبادات میں آتے رہے

ہیں۔ آپ، ان باتوں اور پرکھے جانے سے واقف ہیں۔ کیا میں نے کبھی آپ سے، خُداوند کے نام

میں کچھ ایسا کہا ہے، جو پورا نہ ہوا ہو؟ میں ہر ایک سے پوچھتا ہوں۔ نہیں، جناب۔ دُنیا کے چوگرد،

ہزاروں رویائیں آئی ہیں، کوئی بھی کبھی ناکام نہیں ہوئی ہے۔ اور آج رات میں آپ کو سچائی بتا رہا

ہوں، یسوع مسیح کا لہوا اتنا قدرت والا ہے کہ ہر ایک داغ دھبے کو صاف کرتا ہے، اور ایسا ہی ہوگا۔

ایک چشمہ ہے جو لہو سے بھرا ہے، (اور اب آپ اُسکے پاس کھڑے ہوئے ہیں۔)
 جو عموماً نایل کی رگوں سے بہتا ہے، (واحد یہ یقینی چیز ہے جو زمین پر باقی بچی ہے۔)
 جہاں گنہگار اُس میں غوطہ لگاتے ہیں،
 اور اُن کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں۔

(264) اب میں ان خادمین سے، اور بھائیوں سے کہوں گا، کہ آپ یہاں ان لوگوں کے درمیان آجائیں۔ کوئی بھی ہو..... کیا یہی طریقہ ہے، جس سے آپ خادمین کو لوگوں پر دُعا کرنے کیلئے بلاتے ہیں؟ ٹھیک ہے، پھر تمام خادمین یہاں آجائیں، جو یہ چاہتے ہیں، اور جانوں کو نجات پاتے ہوئے دیکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، یہاں آجائیں اور ایک دُعا یہ گروہ کی مانند کھڑے ہو جائیں، یہیں پر ہم اپنے آپ کو ایک ساتھ یکجا کر سکتے ہیں، اور باقی تمام چیزوں سے، اپنے آپ کو الگ کر سکتے ہیں۔ یہ مرد اور عورتیں جو آج رات، یسوع مسیح کے لہو کے وسیلہ، اپنی منزل کو طے کر رہے ہیں، اور اُسے اُسکے کلام کے مطابق قبول کر رہے ہیں، اُسکے کلام پر، سواری کرتے ہوئے ٹھیک اُسکی حضوری میں آرہے ہیں، کہیں، ”خُداوند، میں یہاں ہوں۔ میرے پاس دینے کیلئے خود کے سوا کچھ نہیں ہے، مجھے قبول کر لے۔“ کیا آپ آکر اُنکے ساتھ کھڑے ہونگے، کیا آئیں گے؟ کوئی بھی جو چاہے، آجائے اور کھڑا ہو جائے۔ میرے بھائیو، خُدا آپ کو برکت دے۔ یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔ میں ایسے مردوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں جو دلیر ہوں، جو جانوں میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ میرے بھائیو، میں سوچتا ہوں، یہ ٹھیک ہے۔ ٹھیک آس پاس آجائیں۔ یہ بہت اچھا ہے۔ آس پاس کھڑے ہو جائیں۔ ابھی آجائیں.....

(265) پس پیانو بجانے والی بہن ہمیں یہ دُھن دے، اگر وہ یہ بجا سکتی ہے، تو آئیں یہ گیت، نہایت میٹھے انداز میں، سنجیدگی، اور احترام سے گاتے ہیں۔

(266) ہم کسی فرضی شے کے پاس نہیں آ رہے ہیں۔ ہم کسی ایسی شے کے پاس نہیں آ رہے ہیں جو ایک۔ ایک۔ ایک قسم کا بناوٹی ایمان ہے۔ بلکہ ہم قادرِ مطلق خُدا، یہوواہ خُدا کی حضوری میں آ رہے ہیں، جس نے وعدہ کیا ہے، کہ ”جہاں دو یا تین میرے نام سے جمع ہوں، میں اُنکے درمیان موجود

ہوں۔“ اُس سے اس طرح بات کریں جیسے آپ اپنے دوست سے بات کرتے ہیں، کہیں، ”خُداوند، میں معافی کا طلب گار ہوں۔ میں نے گناہ کیا ہے۔“ اور اب ہم گیت گائیں گے۔

ایک چشمہ ہے جولوہ سے بھرا ہے،

جو عنانِ ایل کی رگوں سے بہتا ہے،

جہاں گنہگار اُس میں غوطہ لگاتے ہیں،

اور اُن کے تمام گناہ دُھل جاتے ہیں۔

اُس چشمے کو اپنے زمانہ میں دیکھ کر

اُس مرتے ہوئے ڈاکو نے شادمانی کی؛

اُس گنہگار کی مانند، کاش میں بھی کرپاؤں،

میرے تمام گناہوں کو دھو دے۔

جب سے میں نے ایمان کیساتھ اُس چشمے کو دیکھا ہے

جو تیرے زخموں سے بہتا ہے،

چھڑانے والی محبت میرا عنوان بن گئی ہے،

اور تب تک رہے گی جب تک میں مرنے جاؤں۔

(267) آئیں اب واقعی ادنیٰ بن جائیں۔ آپ کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی کچھ نہیں

ہے۔ اور اب عمارت میں، ہر جگہ، اپنے پورے دل کیساتھ، بڑی سنجیدگی سے، اپنے دلوں اور سروں کو جھکا لیں۔

(268) ہمارے آسمانی باپ، میں جانتا ہوں تیرے الفاظ واقعی سچے ہیں۔ وہ ناکام نہیں ہو سکتے

ہیں۔ وہ خُدا کا کلام ہیں۔ وہ خُدا ہیں۔ اور تُو نے فرمایا ہے، ”جو میرے پاس آئے گا، میں ہرگز اُسے

نکال نہ دوں گا۔“ اور یہ مرد اور عورتیں، شکستہ دل ہیں، یہ جانتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہیں، مگر خُداوند، آج

رات، یہ سامنے چل کر آئے ہیں، تاکہ اقرار کریں کہ یہ غلط ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ کسی روحانی تحریک

نے انہیں اُس۔ اُس چشمے کے پاس آنے کیلئے اُبھارا ہے۔ اور یہاں یہ، اپنے جھکے ہوئے سروں اور

دلوں کیساتھ کھڑے ہوئے ہیں، تاکہ آزادی سے، زندگی کے پانی میں سے پیئیں، جس کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔ اے باپ، انہیں، اپنی بادشاہی میں قبول کر۔ یہ تیرے ہیں۔

(269) تُو نے فرمایا ہے، ”کوئی آدمی میرے پاس نہیں آ سکتا ہے جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے۔ اور وہ سب جن کو باپ نے مجھے دیا ہے میرے پاس آ جائیں گے۔“ اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے انہیں مسیح کو، محبت کے نذرانے کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور خداوند، یہ یہاں پر کھڑے ہوئے ہیں۔ ”کوئی آدمی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا ہے۔“ اور اے خدا، میں دعا کرتا ہوں، کہ آج رات تُو انہیں بچالے، یہ یہاں کھڑے ہوئے ہیں، اور انہیں رُوح القدس کا پتسمہ عطا فرما جبکہ یہ یہاں مذبح پر کھڑے ہوئے ہیں۔

(270) مسیح کی عظیم قوت سے ان کی زندگیاں لبریز ہو جائیں! انہوں نے اپنا اقرار کر لیا ہے۔ یہ سامنے آ چکے ہیں۔ تُو نے فرمایا ہے، ”جو آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرے گا، میں اپنے باپ کے اور پاک فرشتوں کے سامنے اُس کا اقرار کروں گا۔“ ہم جانتے ہیں وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔

(271) اب، اے خداوند، انہیں رُوح القدس کی، موعودہ بادشاہی میں مہر بند کر دے۔ خداوند، یہ بخش دے۔ ان پر اپنے رُوح کو اُنڈیل، اور انہیں زندہ خدا کے رُوح سے بھر دے، اور خدا کی بادشاہی کیلئے، یہ اپنی زندگی کے تمام ایام میں زندہ گواہ بنیں رہیں۔

(272) اب جماعت کھڑی ہو جائے۔ ہر ایک دعا کرے۔ ہم دعا کریں گے کہ یہ.....

(273) اب، آپ میں سے ہر ایک جو آج رات یہاں اُوپر آئے ہیں، اور محسوس کر رہے تھے کہ آپ کے دل میں گناہ ہے، اب ایمان رکھنے کے علاوہ آپ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ پاک..... آپ ایمان سے اسے قبول کرتے ہیں۔ یہ ایمان ہے، جسے آپ قبول کرتے ہیں۔ یسوع نے کہا، ”کوئی آدمی میرے پاس نہیں آ سکتا ہے جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے۔ اور وہ سب میرے پاس آ جائیں گے،“ وہ انہیں قبول کریگا۔ وہ اور کچھ نہیں کر سکتا ہے، کیونکہ اُس نے اس کا وعدہ کیا ہے۔ سمجھے؟ اب جسمانی جوش پر تکیہ نہ کریں۔ اُس کے کلام پر تکیہ کریں۔ سمجھے؟ کلام نے ایسا فرمایا ہے۔

(274) ”جو میرا کلام سُنتا ہے اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے، ہمیشہ،“ حالیہ جملہ ہے،

”ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے، اور اُس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا، بلکہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔“ پاک رُوح لبریز ہونے اور خدمت کی قوت کا اختیار پانے کا تجربہ ہے۔ مگر تُو بہ اور آپ کا اقرار کرنا اور مسیح کو قبول کرنا ایمان کے وسیلہ ہے، اور پھر آزادی محسوس کرتے ہیں کہ خُدا نے آپ کو آپ کے گناہوں سے رہائی بخش دی ہے۔

(275) اور اپنے کلام کی بنیاد پر، اُس نے فرمایا ہے، ”کوئی آدمی نہیں آسکتا ہے جب تک میرا باپ اُسے کھینچ نہ لے۔“ سمجھے؟ اب، پہلے، خُدا نے آپ کو کھینچا ہے۔ ”جو میرے پاس آئے گا، میں ہرگز اُسے نکال نہ دوں گا۔“ سمجھے؟ سمجھے؟ سمجھے؟ آپ- آپ نے اُسے حاصل کر لیا ہے۔ ایک ہی چیز ہے، جو آپ کے پاس ہونی چاہیے.....

(276) وہ- وہ آپ کی خاطر موا۔ آپ کے گناہ، اُنیس سو سال پہلے معاف کر دیئے گئے تھے۔ اب آپ صرف اُس کام کو قبول کرنے کیلئے آگے بڑھتے ہیں جو اُس نے آپ کیلئے سرانجام دیا تھا۔ سمجھے؟ اور کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ آپ کے گناہوں کی خاطر موا؟ کیا آپ اُسے اپنے کفارے کے طور پر قبول کرتے ہیں؟ دوسرے الفاظ میں، آپ اُسے قبول کرتے ہیں، کہ اُس نے آپ کے گناہوں کو اُٹھا لیا ہے۔

(277) کیا آپ خوش ہو کر اُس کا شکریہ ادا کریں گے کہ اُس نے آپ کے گناہ اُٹھا لیے ہیں؟ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں اُس نے ایسا کیا ہے؟ صرف اپنے ہاتھ بلند کر لیں، اور کہیں، ”میں ایمان رکھتا ہوں کہ اُس نے میرے گناہ اُٹھا لیے ہیں،“ آمین، ”میرے گناہ اُٹھا لیے ہیں۔“ ٹھیک ہے۔

(278) اب، اب آپ رُوح القدس کے بپتسمے کو حاصل کرنے کیلئے ایک اُمیدوار بن گئے ہیں۔

(279) اگر آپ نے مسیحی بپتسمہ نہیں لیا ہے، تو ان آدمیوں میں سے کوئی ایک اس معاملے کو

دیکھ گا، تاکہ آپ مسیحی بپتسمہ لے پائیں۔

(280) لیکن دیکھیں، ”جب پطرس یہ باتیں کہہ رہا تھا،“ اس سے پہلے کہ وہ بپتسمہ لیتے؛

”جب پطرس یہ باتیں کہہ رہا تھا، تو رُوح القدس اُن پر نازل ہوا۔“ کیوں؟ وہ سب اُمید لگائے ہوئے تھے۔ اب آپ اُمید لگائے ہوئے ہیں۔ اب آپ کوئی شے چاہتے ہیں جو- جو آپ کو خُدا کی

بادشاہی میں مہربند کر دے، کوئی ایسی شے جو آپ کیلئے حقیقت بن جائے۔ آپ چاہتے ہیں۔..... کیا آپ میں سے ہر ایک، رُوح القدس پاننانہیں چاہتا ہے؟ کیا آپ اُسے نہیں چاہتے ہیں؟ یقیناً، آپ چاہتے ہیں۔ یہ آپ کو محفوظ رکھنے والی قوت ہے۔ سمجھے؟

وہ بالا خانہ پراکٹھے تھے،

اُس کے نام میں دعا گو تھے، اور.....

رُوح القدس کا پتسمہ پالیا،

اور خدمت کیلئے قوت کا نزول ہو گیا۔

(281) سمجھے؟ اوہ، یہی ہے جواب آپ چاہتے ہیں۔ اب اسی گھڑی، آپ اسے پاسکتے ہیں۔

اسی وقت، وہ آپ کیلئے موجود ہے۔

(282) اب، بھائیو، اوپر چلے آئیں۔ آئیں، اب ہر کوئی، اپنے ہاتھ ان بھائیوں پر رکھیں، اور


دُعا مانگیں تاکہ یہ رُوح القدس حاصل کریں۔ بھائیو، سیدھا اوپر آ جائیں۔ اوپر آ جائیں۔

(283) اب، پوری جماعت، ہر کوئی، اب اپنے ہاتھوں کو بلند کر لے!.....؟.....

(284) ہمارے آسمانی باپ، خُداوند یسوع مسیح کے نام میں، ہر ایک دل کو رُوح القدس کے

بپتسمے سے بھر دے۔

(285) رُوح القدس حاصل کریں۔ یہ لوگ جو یہاں کھڑے ہوئے ہیں اور اپنی زندگیوں کو خُدا

کی قوت اور حضوری سے معمور کرنے کیلئے انتظار کر رہے ہیں، یہ رُوح القدس سے بھر جائیں۔ 

اگر تڑ ہی کی آواز صاف نہ ہو

(A TRUMPET GIVES AN UNCERTAIN SOUND)

URD63-0114

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں پیر کی شام، 14 جنوری، 1963، کرپچن اسمبلی ان فیکٹس، ایری زونا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2023 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

700، B/3، کشمیر کالونی مین ڈبل روڈ، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org